

(مختصر) مسنون حج و عمرہ

ڈاکٹر مفتی عبدالواحد

☆ دارالافتاء جامعہ مدنیہ لاہور

☆ دارالافتاء والتحقیق لاہور

ناشر

جامعہ دارالتقویٰ

جامع مسجد الہلال چوہدری پارک لاہور

عرض مؤلف

بسم اللہ حامدا و مصلیا

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ انہوں نے اس ناچیز کو مسنون حج و عمرہ کے نام سے کتاب ترتیب دینے کی توفیق دی۔ اس کتاب کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے یا صحابہ اور کبار تابعین کے آثار سے صراحت کے ساتھ حج و عمرہ سے متعلق ہدایات ذکر ہو جائیں پھر اس میں جدید مسائل کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

یہ کتابچہ اسی کتاب کا اختصار ہے۔ جن حضرات کو دلچسپی ہو وہ اصل کتاب کی طرف رجوع کر سکتے ہیں جو مجلس نشریات اسلام کراچی نے شائع کی ہے۔ ارباب دارالتقویٰ (ٹرسٹ) کی خواہش اس کتابچہ کی تحریر کا باعث بنی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب سے دین کا صحیح کام لیتے رہیں۔

عبدالواحد

رجب 1428ھ

فہرست

- باب: 1 حج کی بنیادی معلومات 7
حج کے فرض ہونے کی چند اہم شرائط 10
حج کی قسمیں 12
رسول اللہ ﷺ نے قرآن کیا تھا 12
باب: 2 احرام کی تیاری 14
احرام باندھنے کے لیے دو کام 16
باب: 3 احرام باندھنے کے بعد آپ کیا کریں 20
پہلا کام: تلبیہ کو بار بار کہنا 20
دوسرا کام: احرام کی پابندیاں پوری کرنا 22
باب: 4 احرام میں مکروہ اور جائز کام 30
مکروہ کام 30

مختصر مسنون حج و عمرہ

4

- جائز کام 32
- باب: 5: مکہ مکرمہ کو روانگی اور میقات سے گزرنا 34
- باب: 6: حرم، مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخلہ 39
- باب: 7: عمرہ کا بیان 45
- طواف کی تفصیل 45
- طواف کا طریقہ 48
- سعی کی تفصیل 56
- سعی کا طریقہ 57
- بال منڈوانا یا کتر وانا 61
- باب: 8: عمرہ سے فارغ ہو کر کیا کریں 62
- باب: 9: عمرہ سے فارغ ہو کر حج سے پہلے مدینہ منورہ جانے والے واپسی میں کونسا احرام باندھیں 64
- باب: 10: حج کا بیان 66
- پہلا دن 8 ذوالحجہ کے کام 66

مختصر مسنون حج و عمرہ

5

- دوسرا دن 9 ذوالحجہ کے کام 68
- تیسرا دن 10 ذوالحجہ کے کام 75
- رمی، ذبح اور حلق میں ترتیب 81
- چوتھا دن 11 ذوالحجہ کے کام 86
- پانچواں دن 12 ذوالحجہ کے کام 88
- چھٹا دن 13 ذوالحجہ کے کام 89
- باب: 11: حج قرآن اور حج افراد 91
- باب: 12: حج کے واجبات اور ان کے ترک پر جزاء 94
- باب: 13: منی میں حاجی پوری نماز پڑھے یا قصر پڑھے 99
- باب: 14: حج و عمرہ سے متعلق عورتوں کے مسائل 101
- باب: 15: حائضہ کے لیے حج و عمرہ کے مسائل 104
- باب: 16: بچے کے حج و عمرہ کے مسائل 108
- باب: 17: حج و عمرہ سے متعلق بیمار کے مسائل 110
- باب: 18: حج بدل یعنی دوسرے شخص سے حج کرانا 113

مختصر مسنون حج و عمرہ

6

- باب: 19: حج و عمرہ کرنے والوں کے نماز کے مسائل 118
- ہوائی جہاز میں نماز 118
- عورتوں کا مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جا کر 118
- باجماعت نماز پڑھنا 119
- عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑے ہو کر 119
- یا ان سے آگے ہو کر باجماعت نماز پڑھنا 120
- باب: 20: احصار 124
- باب: 21: عمرہ سے متعلق مزید احکام 126
- باب: 22: شروع رمضان میں مکہ مکرمہ جانے والے کے یا آخر رمضان میں مکہ مکرمہ سے آنے والے کے روزے کا حکم 128
- باب: 23: مدینہ منورہ کی زیارت کے چند مسائل 130
- باب: 24: آب زمزم 138
- باب: 25: قابل ذکر مقامات 142

حج کی بنیادی معلومات

حج کے فضائل

i- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے عمل کی سب سے زیادہ فضیلت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنا۔ پوچھا گیا کہ پھر کونسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد۔ پوچھا پھر کونسا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا مقبول حج۔

ii- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے محض اللہ کی رضا کے لئے حج کیا اور نہ کوئی بے حیائی کی بات کی اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا تو وہ (اپنے گھر کو واپس) پلٹتا ہے اس دن کی سی حالت میں جس میں اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا (یعنی گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو کر)۔

iii- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مقبول حج کی جزا تو صرف جنت ہے۔

حج ایک فریضہ ہے جو عمر میں ایک دفعہ فرض ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمْ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ كُلُّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجِبَتْ وَلَكَمَا اسْتَطَعْتُمْ. (مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا اے لوگو تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو تم حج کرو۔ ایک شخص (اقرع بن حابس ؓ) کھڑے ہوئے اور پوچھا اے اللہ کے رسول کیا (آپ ہمیں) ہر سال (حج کرنے کا حکم دیتے ہیں) آپ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ان صاحب نے اپنا سوال تین مرتبہ دہرایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا (اور اللہ تعالیٰ کی رضا مندی بھی حاصل ہو جاتی) تو ہر سال حج کرنا فرض ہو جاتا حالانکہ تم میں اس کی طاقت ہی نہ ہوتی (غرض حج تم پر عمر میں صرف ایک ہی

دفعہ فرض ہے۔)

فرض ہونے پر حج جلدی ادا کرنا چاہئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَذَرُنِي مَا يَغْرِضُ لَهُ. (احمد)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (فرض ہونے کے بعد) حج کیلئے جلدی کرو کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ (آئندہ) اس کو کیا (رکاوٹ) پیش آجائے۔

حج کے فرض ہونے کی چند اہم شرائط

1- حج کا خرچہ ہونا

2- عاقل و بالغ ہونا

حج کے وجوب ادا کی شرائط

بعض اوقات ایک شخص عاقل و بالغ بھی ہوتا ہے اور اس کے

پاس حج کا خرچہ بھی ہوتا ہے۔ اس سے اس شخص پر حج واجب تو ہو جاتا ہے لیکن ابھی کچھ ایسی شرائط باقی رہتی ہیں جن کے بغیر وہ حج کو ادا نہیں کر سکتا مثلاً (1) عورت کو محرم مل جائے یا (2) عورت عدت میں تھی اس سے فارغ ہو جائے یا (3) آدمی سخت بیمار تھا اس سے صحت یاب ہو جائے۔ اگر یہ شرائط پائی جائیں تو آدمی اپنا حج خود کرے اور اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں اور زندگی میں حج ہوتا نظر نہ آئے تو وصیت کر دے کہ کوئی دوسرا اس کی طرف سے حج کر دے۔ البتہ اگر آدمی ایسا بیمار ہو جائے کہ اب اس میں امید نہ ہو کہ وہ کبھی خود حج کر سکے گا تو اپنی زندگی میں بھی دوسرے سے حج کروا سکتا ہے۔

آپ کو نسا حج کریں

یہ طے ہو جانے کے بعد کہ اب آپ کو حج پر جانا ہے اور حج کی تاریخ مل گئی ہے سب سے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ یہ طے کیا جائے کہ آپ نے کونسا حج کرنا ہے۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں جو حج کے ساتھ عمرہ کو ملانے یا نہ ملانے سے بنتی ہیں:

- 1- اگر آپ صرف حج کا احرام باندھیں اور صرف حج کی نیت کریں عمرہ کو حج کے ساتھ نہ ملائیں تو یہ حج افراد کہلاتا ہے۔
- 2- اگر آپ حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھیں اور دونوں کی اکٹھی نیت کریں تو یہ حج قرآن کہلاتا ہے۔
- 3- اور اگر آپ پاکستان سے صرف عمرہ کا احرام باندھ کر جائیں اور عمرہ کر کے احرام سے فارغ ہو جائیں اور پھر 8 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ سے حج کا احرام باندھ کر حج کریں تو یہ حج تمتع کہلاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے قرآن کیا تھا

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي

فَقَالَ صَلَّى فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلَّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ (بخاری و احمد)

حضرت عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں میں نے (مدینہ منورہ سے چار میل دور) وادی حقیق میں رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور کہا آپ اس مبارک وادی میں (دورکعت) نماز پڑھیے اور (احرام باندھنے کے لئے یہ) کہئے عمرہ سمیت حج (یعنی یہ کہ میں قرآن کی نیت کرتا ہوں)۔

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَرَنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. (احمد)

حضرت سراقہ بن مالک ؓ کہتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے قرآن کیا تھا۔

افضلیت میں ترتیب:

سب سے افضل قرآن ہے پھر تمتع ہے پھر افراد ہے۔

باب: 2

احرام کی تیاری

اگر آپ نے پہلے مکہ مکرمہ جانا ہے تو ہوائی اڈے پر آپ نے احرام کی تیاری کرنی ہے۔ اور اگر آپ پہلے مدینہ منورہ جائیں گے تو احرام کی تیاری آپ اس وقت کریں گے جب آپ مدینہ منورہ سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ کی طرف جانے لگیں گے۔

احرام کی تیاری میں آپ سلعے ہوئے کپڑے اتار دیجئے، غسل کر لیجئے، جسم یا سر پر چاہیں تو خوشبو لگا لیجئے۔ اور پھر دو سفید چادریں لے لیجئے۔ ایک کو تہ بند کے طور پر باندھ لیجئے اور دوسری کو اپنے اوپر کے دھڑ پر ڈال لیجئے۔ پھر ٹوپی اوڑھ کر دو غسل پڑھئے اور دعا مانگئے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رُكْعَتَيْنِ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ (احرام باندھنے کے وقت) ذوالحلیفہ میں دو رکعت (نفل) پڑھتے تھے۔ اس کے بعد ٹوپی بھی اتار دیجئے۔ خواتین کو بھی احرام کی تیاری اسی طرح کرنی ہے البتہ وہ سلعے ہوئے کپڑے پہنیں اور سر کو بھی ڈھانپ کر رکھیں اور مہکتی خوشبو نہ لگائیں جو خواتین حیض سے ہوں ان کو بھی احرام باندھنا ہے اور احرام کیلئے ان کا غسل کرنا مستحب ہے۔

مرد کیسی جوتی پہنیں

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جوتیاں عام طور سے ایسی ہوتی تھیں جیسی آجکل کی قینچی چپل۔ ان چپلوں میں پشت پاکی ہڈی کھلی رہتی ہے۔ ایک حدیث میں یہ فرمایا کہ اگر کسی کے پاس چپل نہ ہوں اور صرف چمڑے کے موزے ہی پہننے ہوئے ہو تو وہ ان کو

(سب اطراف سے) پشت پا کی ہڈی کے نیچے نیچے سے کاٹ لے اس حدیث میں بتا دیا کہ اصل چیز یہ ہے کہ پشت پا کی ہڈی بہر حال کھلی رہنی چاہئے خواہ کوئی جوتی پہنے ہوئے ہو یا چمڑے کا موزہ پہنے ہوئے ہو۔

اب یہ سوال باقی رہتا ہے کہ ایڑی کی طرف سے اور پیروں کی اطراف سے جوتی کہاں تک اوپر ہو؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جوتی یا موزہ کو تمام جانبوں سے پشت پا کی ہڈی سے نیچے نیچے رہنا چاہیے۔ ایڑی کی طرف سے جوتی زیادہ اونچی ہو یہ بھی جائز نہیں۔ اس کے لیے جو محتاط اندازہ ہے وہ پاؤں کے انگوٹھے کا پچھلا ابھرا ہوا جوڑ ہے کہ اس کی اونچائی تک ایڑی سمیت ہر جانب سے پاؤں جوتی میں چھپایا جاسکتا ہے اس سے اوپر نہیں۔

احرام باندھنے کیلئے آپ کو دو کام کرنے ہوں گے

1- نیت کرنا۔ احرام کی نیت کا دل سے ہونا ضروری ہے اور

زبان سے نیت کا کہنا ضروری نہیں لیکن اگر اس سے دل کی نیت بھی بنتی ہے اور مضبوطی ہوتی ہے تو زبان سے کہنا بہتر ہے۔ پیچھے ایک حدیث میں گدرا ہے کہ ایک فرشتے نے رسول اللہ ﷺ کو کہا کہ آپ یوں کہئے غُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ (حج میں عمرہ بھی ہے) اور ظاہر ہے کہ یہ کہنا بطور نیت کے تھا۔

2- زبان سے تلبیہ کہنا

تلبیہ کے الفاظ

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ لَا شَرِيكَ لَكَ
(مسلم)

میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام تعریف اور تمام نعمت و احسان تیرا ہے اور سلطنت بھی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔

تلبیہ کے بعد یہ دعا پڑھیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ غُفْرَانِكَ وَرِضْوَانِكَ اللَّهُمَّ
اعْتِقْنِي مِنَ النَّارِ. (حصن حصین)

اے اللہ میں تجھ سے تیری بخشش اور تیری رضا کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ مجھ کو جہنم کی آگ سے بچا دے۔

احرام کے لئے تلبیہ کس وقت کہیں

بہتر یہ ہے کہ نفل پڑھ کر اسی مجلس میں تلبیہ کہیں۔ لیکن یہ ضروری نہیں۔ آپ چاہیں تو جہاز میں بیٹھ کر بھی کہہ سکتے ہیں اور پرواز کر جانے کے بعد بھی کہہ سکتے ہیں البتہ میقات یعنی یملم کے مقام کے آنے سے پہلے بہر حال آپ کو تلبیہ کہنا ہوگا۔

نوٹ: تلبیہ کہہ کر اب آپ نے احرام باندھ لیا۔ آپ سمجھ رہے ہوں گے کہ سلسلے ہوئے کپڑے اتار کر سفید چادریں اوڑھنے

کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ لیکن یہ درست نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ احرام کا مطلب ہے حرام کرنا۔ آدمی جس وقت حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ کہتا ہے تو اس پر چند مباح اور حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اس وجہ سے تلبیہ کہنے کو احرام باندھنا کہتے ہیں۔ سفید چادریں تو اصل میں احرام کی چادریں ہیں خود احرام نہیں۔ ہاں ہم مجازاً ان کو احرام کہہ دیتے ہیں۔

باب: 3

احرام باندھنے کے بعد آپ کیا کریں
احرام باندھنے کے بعد آپ کو دو کام کرنے ہیں۔

پہلا کام: تلبیہ کو بار بار کہنا

(i) مختلف حالات میں مثلاً صبح شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آنے کے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، لوگوں سے رخصت ہوتے وقت، سو کر اٹھتے وقت، سوار ہونے کے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے تلبیہ پڑھنا مستحب مؤکد ہے یعنی اور مستحبات کے مقابلہ میں اس کی زیادہ تاکید ہے۔
(ii) فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے۔

(iii) تلبیہ میں آواز بلند کرنا مسنون ہے لیکن اتنی زیادہ نہیں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نمازیوں اور سونے والوں کو تکلیف ہو۔
(iv) عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے۔ صرف اس قدر آواز سے پڑھے کہ خود سن لے۔
(v) تلبیہ کے بعد درود شریف پڑھنا اور دعا کرنا مستحب ہے۔

تلبیہ کہنے کی فضیلت

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مِنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدْرٍ حَتَّى تَنْقُطَ الْأَرْضُ مِنْ هَهُنَا وَهَهُنَا. (ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں زمین کی انتہا تک سب پتھر اور درخت اور ڈھیلے بھی تلبیہ کہتے ہیں۔

دوسرا کام: احرام کی پابندیاں پوری کرنا

جب تک آپ احرام میں ہیں آپ کو احرام کی پابندیاں پوری کرنا ہوں گی اور اس کے ممنوعات سے بچنا ہوگا جو مندرجہ ذیل ہیں۔

1- بیوی سے صحبت کرنا

i- عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ سے پہلے اگر کوئی بیوی سے صحبت کر بیٹھے تو اس کو ایک دم دینا ہوگا۔ (یعنی ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنی ہوگی)۔

ii- حج کا احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے جماع کرنے سے احرام فاسد ہو جاتا ہے اور اس حج کے افعال کو پورا کرنے کے علاوہ آئندہ سال حج کی قضا بھی کرنی ہوتی ہے۔

iii- اگر وقوف عرفات کے بعد لیکن حلق یا طواف زیارت سے پہلے جماع کر لیا تو ایک گائے یا ایک اونٹ حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔

2- بیوی کو شہوت سے چھونا اور اس کا بوسہ لینا وغیرہ۔

ایسی بات سے خواہ انزال ہو یا نہ ہو دم دینا یعنی ایک بھیڑ یا بکری کی قربانی کرنا لازم ہوتی ہے۔

3- خشکی کا شکار کرنا یا شکار میں کسی قسم کی رہنمائی اور مدد کرنا

مسئلہ: جو احرام میں ہو اس کو ایسے شکاری کی شکار میں مدد کرنا جو احرام میں نہ ہو اور شکار کے جانور کی طرف رہنمائی کرنا بھی منع ہے۔

اس ممنوع کام کے ارتکاب کی سزا یہ ہے کہ جس جانور کو قتل کیا ہے دو معتبر ماہر آدمی اس کی قیمت لگائیں۔ پھر شکاری کو اختیار ہوگا

کہ خواہ اس قیمت کا چوپایوں میں سے یعنی اونٹ، گائے اور بھیڑ بکری میں سے جو جانور ملے اس کو خرید کر حرم کی حدود میں ذبح

کرے اور خواہ اس کی قیمت کی گندم خرید کر فی کس پونے دو کلو گندم کے حساب سے مسکینوں میں تقسیم کر دے اور خواہ اس غلہ کے برابر

روزے رکھے یعنی ہر پونے دو کلو گندم کے مقابلہ میں ایک روزہ رکھے۔

4- مردوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننا

سلا ہوا کپڑا پہننے کی سزا یہ ہے

I- حالت احرام میں سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو

i- 12 گھنٹے یا زائد مدت تک پہننا تو ایک بھیڑ یا بکری ذبح کرنا ہوگی۔ اس کو دم دینا بھی کہتے ہیں۔

ii- 12 گھنٹے سے کم پہننا ہو تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔

iii- ایک گھنٹے سے بھی کم پہننا ہو تو گندم کی ایک مٹھی صدقہ کرے۔

II- سلے ہوئے کپڑے پہننے پہننا احرام باندھ لیا یعنی تلبیہ کہہ لیا تو اس میں بھی مذکورہ بالا تفصیل ہے کہ اگر پہننے ہوئے کپڑے ایک

گھنٹے کے اندر اندر اتار دیئے تو مٹھی بھر گندم صدقہ کرے اس سے زیادہ وقت کے بعد اتارے تو پونے دو کلو گندم صدقہ کرے اور اگر

12 گھنٹے یا زائد گزرنے کے بعد اتارے تو ایک دم دے۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

25

5- مردوں کو اپنا سر یا چہرہ ڈھانپنا۔ اس ممنوع کام کے ارتکاب پر مندرجہ ذیل حکم آتا ہے۔
i- مرد نے 12 گھنٹے یا اس سے زائد تک اپنا چوتھائی سر یا چوتھائی چہرہ یا اس سے زیادہ ڈھانپنا تو ایک دم واجب ہوگا۔
ii- اگر چوتھائی سے کم ڈھانپنا ہو خواہ 12 گھنٹے سے زیادہ ہی ڈھانپنا ہو۔ یا چوتھائی یا اس سے زیادہ ڈھانپنا ہو لیکن 12 گھنٹے سے کم تو ان دونوں صورتوں میں پونے دو گلو گندم کا صدقہ واجب ہوگا۔
iii- مرد نے سر بھی ڈھانپنا اور چہرہ بھی ڈھانپنا تو یہ دو غلطیاں ہوئیں اور اس پر دو جرمانے عائد ہوں گے۔
6- عورت اپنے چہرہ سے کپڑا نہ لگنے دے
حالت احرام میں اگر عورت کے چہرے سے نقاب لگ جائے مثلاً جب کہ وہ سوئی ہوئی ہو تو اگر 12 گھنٹے یا زائد لگا رہے تو ایک دم واجب ہوگا اور اگر 12 گھنٹے سے کم لگا رہے تو پونے دو گلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔ اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم لگا رہے تو

مختصر مسنون حج و عمرہ

26

مٹھی بھر گندم صدقہ کرے۔
7- مردوں کو ایسی جوتی پہننا جس میں پیر کی پشت پراٹھی ہوئی بیچ کی ہڈی چھپ جائے۔
ممنوع جوتی پہننے کی سزا یہ ہے کہ 12 گھنٹے یا زیادہ پہننے سے دم واجب ہوگا۔ 12 گھنٹے سے کم پہنی ہو تو صدقہ واجب ہوگا۔
8- خوشبو کا استعمال کرنا
خوشبو سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے اچھی بو آتی ہو اور اس کو خوشبو کے طور پر استعمال کیا جاتا ہو اور اس سے خوشبو تیار کی جاتی ہو اور اہل عقل اس کو خوشبو شمار کرتے ہوں۔
خوشبو کے استعمال پر سزا کے بارے میں یہ ضابطہ ہے
i- کسی پورے بڑے عضو مثلاً سر، چہرہ، داڑھی، ہتھیلی، ہاتھ، ران پنڈلی وغیرہ پر خوشبو لگائی یا ایک بڑے عضو سے زیادہ پر لگائی تو دم واجب ہے۔
ii- کسی پورے چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی وغیرہ

مختصر مسنون حج و عمرہ

27

پر لگائی یا بڑے عضو کے پورے سے کم حصہ پر لگائی تو پونے دو گلو گندم یا اس کی قیمت واجب ہوگی۔
تنبیہ: عضو کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار اس وقت ہے جب خوشبو تھوڑی ہو یعنی عرف و رواج میں اس کو تھوڑا سمجھا جاتا ہو۔ اور اگر اتنی لگائی جو عرف و رواج میں زیادہ سمجھی جاتی ہو تو عضو خواہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر حال میں دم واجب ہوگا۔ اگر عرف و رواج نہ ہو تو دیکھنے والا یا لگانے والا اس کو زیادہ سمجھے تو زیادہ ہے اور تھوڑی سمجھے تو تھوڑی ہے۔
مسئلہ: عورت اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے تو دم واجب ہوگا۔
9- سر کے بال کاٹنا
اگر احرام کھولنے کے وقت سے پہلے سر کے بال منڈوائے یا کتروائے یا داڑھی کٹوائے تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کو منڈوایا یا کتروایا تو صدقہ واجب ہوگا۔
10- ناخن کاٹنا

مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے یا چاروں ہاتھ پاؤں کے ایک دم واجب ہوگا۔
مسئلہ: ایک وقت میں ایک ہاتھ کے ناخن کاٹے پھر دوسرے وقت میں دوسرے ہاتھ کے کاٹے تو دو دم واجب ہوں گے۔
شرعی عذر سے احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کرنے پر جزا احرام کے ممنوعات کے ارتکاب پر جو سزائیں اوپر لکھی گئیں وہ اس وقت ہیں جب ان کو کسی شرعی عذر کے بغیر کیا گیا ہو۔ اور اگر کسی شرعی عذر سے کیا گیا ہو تو دم واجب ہونے کی صورت میں آدمی کو بجائے دو کے تین اختیار ہوتے ہیں۔

- i- یا تو دم دے
- ii- یا تین صاع (ساڑھے دس کلو) گندم چھ مسکینوں کو دے یعنی فی کس پونے دو کلو گندم
- iii- یا تین روزے رکھے۔

شرعی عذر مندرجہ ذیل ہیں

- 1- ہر قسم کا بخار 2- سخت سردی 3- سخت گرمی
- 4- پھنسی پھوڑے یا ہتھیرا کا زخم
- 5- پورے سر کا یا آدھے سر کا درد
- 6- سر میں جوئیں بہت زیادہ ہو جائیں
- 7- مرض یا سردی میں ہلاک ہونے کا غالب گمان ہونا

باب: 4

احرام میں مکروہ اور جائز کام

مکروہ کام

مکروہ کاموں سے وہ کام مراد ہیں جن سے ثواب میں کمی ہوتی ہے۔

1- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنِ الْحَاجُّ قَالَ الشَّعْبُ الثَّقَلُ (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا حاجی کون ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کے بال پراگندہ ہوں اور جس سے پسینہ کی بو آ رہی ہو۔ لہذا مندرجہ ذیل کام مکروہ ہیں۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

31

- i- بدن سے میل دور کرنا اور سر یا داڑھی یا بدن کو صابن وغیرہ سے دھونا۔
- مسئلہ: اگر کسی نے سادے بے خوشبو کے صابن سے سر یا جسم دھویا تو کچھ سزا نہیں آتی۔
- مسئلہ: اگر خوشبودار صابن مثلاً لکس وغیرہ استعمال کیا تو اس سے صدقہ واجب ہوتا ہے کیونکہ وہ خوشبودار تو ہے لیکن خود خوشبو نہیں ہے۔ البتہ اگر خوشبودار صابن کئی مرتبہ ل کر سر یا ہاتھ وغیرہ دھویا تو دم واجب ہوگا۔
- ii- سر یا داڑھی میں کنگھی کرنا
- 2- کوئی ایسا کام کرنا جس سے احرام کے ممنوع کام کے واقع ہونے کا اندیشہ ہو مثلاً:
- i- سر یا داڑھی کو اس طرح کھجانا کہ بال یا جوں گرنے کا خوف ہو۔ ہاں ایسے آہستہ کھجانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔
- ii- داڑھی میں خلال کرنا بھی مکروہ ہے۔ اگر کرے تو اس طرح

مختصر مسنون حج و عمرہ

32

- کرے کہ بال نہ ٹوٹیں۔
- مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے یا کنگھی کرتے ہوئے سر یا داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی بھر گندم صدقہ کرے اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی دے اور اگر تین بال سے زائد گرے یا اکھاڑے تو پونے دو کلو گندم صدقہ دے۔
- 3-i- تہہ بند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا۔
- ii- چادر اور تہبند میں گرہ لگانا یا سوئی اور پن وغیرہ لگانا۔
- iii- تہہ بند میں نیفہ جوڑ کر کمر بند (ازار بند) ڈالنا۔
- 4- ناک اور ٹھوڑی کو کپڑے سے چھپانا۔ البتہ ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔
- 5- خود خوشبو سوگھنا۔ البتہ اگر خوشبو بلا ارادہ آجائے تو کچھ حرج نہیں۔
- جائز کام
- 1- ضرورت کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے اور غبار دور کرنے

مختصر مسنون حج و عمرہ

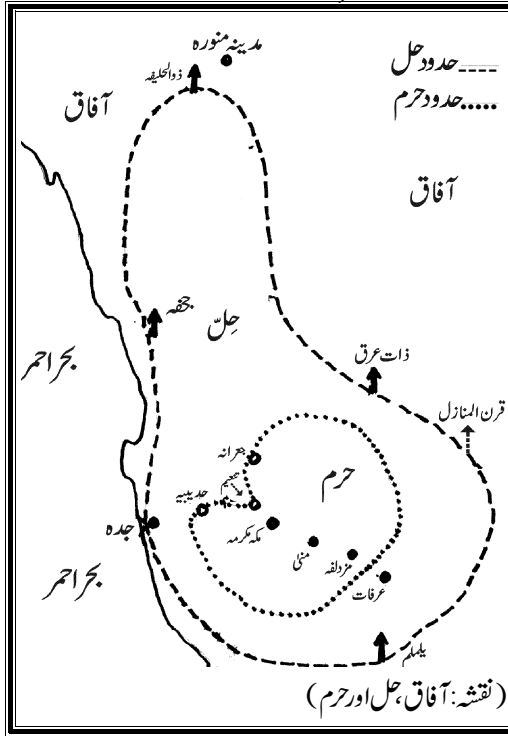
33

- کے لئے سادے ٹھنڈے و گرم پانی سے غسل کرنا جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے۔
- 2- تہہ بند کے اوپر یا نیچے پٹی باندھنا۔
- 3- خوشبو سے خالی سر مد لگانا، دانت اکھیڑنا، آبلہ پھوڑنا۔
- 4- سادہ پان جس میں الا پتھی، لونگ اور خوشبو نہ ہو اس کو کھانا۔
- 5- سر اور چہرے کے علاوہ باقی سب بدن کو ڈھانپنا مثلاً کان، گردن اور پیروں کو رومال، چادر یا کبیل سے ڈھانپنا۔
- 6- موذی جانوروں کو مثلاً سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، چیل، مردار خور کو، چوہے، بھڑ، کھٹل، کبھی وغیرہ کو مارنا جائز ہے۔
- 7- چھتری وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے

باب 5

مکہ مکرمہ کو روانگی اور میقات سے گزرنا

احرام کی پابندیوں کا لحاظ کرتے ہوئے اور تلبیہ کی تکرار کرتے ہوئے اب آپ کی منزل مکہ مکرمہ ہے خواہ آپ پاکستان سے سیدھے مکہ مکرمہ جا رہے ہوں یا مدینہ منورہ سے ہو کر مکہ مکرمہ جا رہے ہوں۔ اگر آپ نے ابھی تک احرام نہ باندھا ہو تو آپ کو میقات آنے سے پہلے احرام ضرور باندھ لینا چاہئے۔ میقات کے چار مقامات ہیں۔ اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم۔ یہ مقامات یہاں رہنے والوں کے لیے اور پرے کے علاقوں کے رہنے والے ان لوگوں کے لیے میقات ہیں جو مکہ مکرمہ جانے کے لیے یہاں سے یا ان کے محاذات سے گزریں۔



یاد رہے کہ خانہ کعبہ کے ارد گرد کا کچھ علاقہ حرم کہلاتا ہے۔ پھر حرم اور مذکورہ بالا میقاتوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہے جو حل کہلاتا ہے۔ جدہ شہر حل کے علاقہ میں واقع ہے۔ حل سے باہر کا علاقہ آفاق کہلاتا ہے۔

مسئلہ: آفاق والوں کے لئے مذکورہ بالا مقامات حج اور عمرہ دونوں کے احرام کے لئے میقات ہیں۔

حل میں رہنے والوں اور میقات پر رہنے والوں کے لئے پورا حل ان کے حج و عمرہ دونوں کے احرام کی میقات ہے

مکہ مکرمہ میں رہنے والے خواہ مستقل رہنے والے ہوں یا چند دنوں کے لیے ان کے لئے حج کے احرام کے لئے میقات حرم ہے اور

عمرہ کے لئے حل ہے۔ اور حل میں تنعیم بھی ہے اور جہرانہ بھی ہے۔ جو لوگ حج و عمرہ کے لئے گئے ہوں اور اس سے فارغ ہو کر چند دن مکہ مکرمہ میں ٹھہرے ہوں ان کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھنا جائز نہیں
احرام کے بغیر کوئی میقات پار کر جائے تو وہ واپس آکر
احرام باندھے
عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عَبَّاسٍ يَرُدُّ مَنْ جَاوَزَ
الْمَيْقَاتَ غَيْرَ مُحْرِمٍ (مسند شافعی)
ابو شعثاء رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن
عباس ؓ کو دیکھا کہ وہ ہر اس شخص کو میقات کی طرف واپس لوٹا
دیتے تھے جو احرام کے بغیر میقات سے آگے بڑھتا۔
مسئلہ: اگر کوئی واپس نہ جائے مثلاً کسی نے مکہ مکرمہ جاتے
ہوئے جدہ پہنچ کر احرام باندھا اور وہاں سے سیدھا مکہ مکرمہ چلا گیا تو
اس پر ایک دم واجب ہوگا۔

مسئلہ: البتہ اگر کسی کے راستے میں دو میقاتیں پڑتی ہوں مثلاً
مدینہ منورہ سے آنے والوں کے لئے ذوالحلیفہ اور جحفہ تو اس کو پہلی

میقات سے احرام باندھنا افضل ہے۔ اگر دوسری میقات تک
احرام کو مؤخر کیا تو یہ بھی جائز ہے اور احرام کو مؤخر کرنے سے دم
واجب نہیں ہوگا۔

باب: 6

حرم، مکہ مکرمہ اور مسجد حرام میں داخلہ

جدہ سے مسجد حرام تک کل فاصلہ 80 کلومیٹر ہے جب کہ حدود
حرم کی ابتداء سے مسجد حرام تک فاصلہ 23 کلومیٹر ہے۔ حدود حرم
کے آغاز کی علامت کے طور پر سڑک کے دونوں طرف مخراب نما
ستون بنے ہوئے ہیں اور بدایۃ حد الحرم کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

حدود حرم پہنچ کر یوں دعا کیجئے

اَللّٰهُمَّ هَذَا حَرَمُكَ وَ اَمْنُكَ فَحَرِّمْنِيْ عَلٰى النَّارِ وَ
اَمْنِيْ مِنْ عَذَابِكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَ اجْعَلْنِيْ مِنْ
اَوْلِيَاءِكَ وَ اَهْلِ طَاعَتِكَ. (کتاب الاذکار للنووی)
اے اللہ یہ تیرا حرم ہے اور تیرے امن کی جگہ ہے پس جہنم کو

مجھ پر حرام فرما اور اس دن کے عذاب سے ہمیں مامون فرما جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور مجھے اپنے دوستوں اور اطاعت گزاروں میں سے بنا۔

اب آپ مکہ مکرمہ پہنچتے ہیں

جب آپ کی مکہ مکرمہ پر نظر پڑے تو اللہ تعالیٰ سے یوں مناجات کیجئے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي بِهَا قَرَارًا وَ ارْزُقْنِي فِيهَا رِزْقًا حَلَالًا.
اے اللہ میرے لئے مکہ مکرمہ میں ٹھکانا کر دے اور اس میں مجھے حلال روزی دے۔

مکہ مکرمہ میں نہایت ادب و عاجزی کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے داخل ہوں اور داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھئے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ جِئْتُ لَأُؤَدِّيَ فَرَضَكَ وَأَطْلُبُ رَحْمَتَكَ وَالتَّمَسُّ رِضَاكَ مُتَبِعًا لِلْمَرْكَ رَاضِيًا

بِقَضَائِكَ أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمُضْطَرِّينَ إِلَيْكَ الْمُشْفِقِينَ
مِنْ عَذَابِكَ الْخَائِفِينَ مِنْ عِقَابِكَ أَنْ تَسْتَقْبِلَنِي الْيَوْمَ
بِعَفْوِكَ وَتَحْفَظَنِي بِرَحْمَتِكَ وَتَجَاوِزَ عَنِّي بِمَغْفِرَتِكَ
وَتُعِينَنِي عَلَى إِدَاءِ فَرَضِكَ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
وَ ادْخُلْنِي فِيهَا وَ اعِزَّنِي مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ.

اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔ میں (یہاں) آیا ہوں تاکہ تیرا فریضہ ادا کروں اور تیری رحمت طلب کروں اور تیری رضا مندی کو تلاش کروں اس حال میں کہ میں تیرے حکم کی پیروی کرنے والا ہوں اور تیرے فیصلہ پر راضی ہوں۔ میں تیری طرف لاچاروں کا سا اور تیرے عذاب سے ڈرنے والوں کا سا اور تیری سزا سے خائف لوگوں کا سا سوال کرتا ہوں کہ آج تو اپنے عفو کے ساتھ میرا استقبال کر اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرما اور اپنی بخشش سے مجھ سے درگزر کر اور اپنے فریضہ کی ادائیگی پر میری مدد فرما۔ اے اللہ میرے لئے اپنی

رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھے اپنی رحمت میں داخل کر اور مجھے مردود شیطان سے پناہ میں رکھ۔

تنبیہ: یہ دودعا میں اگر چہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہیں لیکن ان موقعوں پر اللہ تعالیٰ سے کچھ مناجات کرنی اور اپنے فریضہ کی ادائیگی میں مدد مانگنی بہت مناسب ہے۔ بہت سے لوگوں کو تو سمجھ ہی نہیں ہوگی کہ کیا مانگیں۔ نیک لوگوں کی دعائیں اگر ہم بھی اختیار کر لیں تو دین میں اس سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے ہی مسجد حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے

لیکن اگر فوراً ممکن نہ ہو سامان کو رکھنا ہو یا تھکان بہت زیادہ ہو تو پہلے اپنا کام اور آرام کر سکتے ہیں۔ بہر حال جتنی جلدی ممکن ہو مسجد حرام میں حاضر ہوں۔

مسجد حرام میں داخلہ

آپ تلبیہ پڑھتے ہوئے انتہائی عاجزی کے ساتھ اور دربار الہی کی عظمت و جلال کا لحاظ کرتے ہوئے مسجد میں داخل ہوں اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھئے اور یہ دعا پڑھیے۔

بِسْمِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اللہ کے نام سے (مسجد میں داخل ہوتا ہوں) اور اللہ کے رسول پر اللہ کی رحمت و سلامتی ہو۔ اے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر جب آپ کی نظر بیت اللہ پر پڑے تو تین مرتبہ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہئے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا مانگئے۔

اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَشْرِيفًا وَتَعْظِيمًا وَتَكْرِيمًا وَمَهَابَةً وَزِدْ مَنْ شَرَفَهُ وَكَرَّمَهُ مِنْ حَجَّهِ وَاعْتَمَرِهِ تَشْرِيفًا وَتَكْرِيمًا وَتَعْظِيمًا وَبِرَّ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ.

اے اللہ اس گھر کی شرافت و عظمت و بزرگی اور ہیبت کو مزید بڑھا دے اور جو اس گھر کا حج اور عمرہ کر کے اس کی شرافت و بزرگی کا اظہار کرے اس کو بھی شرافت و بزرگی اور عظمت اور نیکی میں بڑھا دے۔ اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے تو تو ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

اب عمرہ شروع کیجئے

اس کے بعد آپ عمرہ شروع کیجئے۔ لیکن اس سے پہلے مندرجہ ذیل باتوں کو ذہن نشین کر لیجئے کہ

-

باب: 7

عمرہ کا بیان

عمرہ کے فرائض

دو ہیں:- (1) احرام (2) طواف

عمرہ کے واجبات

بھی دو ہیں (1) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (2) بال منڈوانا یا کتر وانا

پہلے آپ نے عمرہ کا طواف کرنا ہے۔

طواف کی تفصیل

چونکہ آپ نے طواف کے بعد عمرہ کی سعی بھی کرنی ہے اور

ضابطہ ہے کہ جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس طواف کو شروع کرنے سے پہلے اضطباع بھی کیا جائے اس لیے مردوں کو چاہیے کہ وہ اضطباع کریں یعنی اوپر کی چادر کو دائیں کندھے پر نہ رکھیں بلکہ دائیں بغل میں سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ دائیں کندھے کو کھلا رکھیں۔ اضطباع کو پورے سات چکروں میں باقی رکھیں۔

نوٹ: طواف کی جگہ: بیت اللہ کے چاروں طرف مسجد حرام کے اندر اندر ہے اگرچہ اوپر کی منزل پر یا چھت پر ہو لیکن مسجد سے باہر طواف کی جگہ نہیں ہے۔

نوٹ: عورتوں کے لیے طواف کا علیحدہ وقت نہ رکھا جائے گا البتہ عورتیں اور مرد ایک دوسرے میں گھسنے سے بچیں۔ طواف کو شروع کرنے سے پہلے طواف سے متعلق مندرجہ ذیل باتوں کو اچھی طرح ذہن میں بٹھا لیجئے

طواف کے واجبات

- 1- ستر چھپا ہوا ہو۔
 - 2- طہارت ہو حدیث اصغر سے بھی اور حدیث اکبر سے بھی یعنی جنابت و حیض وغیرہ سے بھی پاک ہو اور با وضو بھی ہو۔
 - 3- جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیادہ طواف کرنا
 - 4- طواف اس طرح کرنا کہ حجر اسود کے بعد بیت اللہ کا دروازہ آئے پھر حطیم آئے پھر رکن یمانی آئے۔
 - 5- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا
- تمثیل: ان واجبات میں سے بلا وجہ کسی کو ترک کرنے سے دم لازم ہوتا ہے۔

طواف کی سنتیں

- 1- حجر اسود کا استلام کرنا۔
- 2- حجر اسود سے ابتدا کرنا۔

- 3- ابتدائے طواف میں حجر اسود کی طرف رخ کرنا۔
- 4- تمام چکر پے در پے کرنا۔
- 5- بدن اور کپڑوں کا نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا۔
- 6- طواف کے بعد سعی کرنی ہو تو اضطباع اور رمل کرنا۔

طواف کے مباحات

- 1- سلام کرنا، چھینک آنے پر الحمد للہ کہنا، شرعی مسائل دریافت کرنا اور بتانا، کسی سے کچھ بات کرنا۔
- 2- کچھ پینا
- 3- کسی عذر کی وجہ سے سوار ہو کر طواف کرنا۔
- 4- آہستہ سے یعنی دل دل میں قرآن پڑھنا

طواف کا طریقہ

طواف شروع کرنے کے لیے آپ حجر اسود کے بالکل سامنے اس کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیے اور تلبیہ کہنا بند کر دیجئے۔

پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھائیے اور یہ کہئے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا بِكَ وَتَصَدِّقًا بِكِتَابِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ.

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے رسول پر درود و سلام ہو۔ اے اللہ میں طواف کرتا ہوں تجھ پر ایمان رکھتے ہوئے اور تیری کتاب کی تصدیق کرتے ہوئے اور تیرے نبی کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے۔

اس کے بعد درود شریف پڑھیے

اس کے بعد ہاتھ چھوڑ کر حجر اسود پر آئیے اور اس کا استلام کیجئے جس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے دونوں ہاتھ حجر اسود پر رکھ کر اپنے چہرے کو دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھ کر آہستہ سے آواز کے بغیر بوسہ لیجئے اور حجر اسود پر اپنا ہاتھ لگائیے۔

لیکن یاد رکھئے کہ حجر اسود کو چومنا اس وقت مسنون ہے جب

کسی کو تکلیف نہ ہو۔ کسی مسلمان کو سنت پر عمل کی وجہ سے تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دھکے دے کر استلام نہ کیجئے۔

بلکہ ایسے وقت اگر ہو سکے تو صرف اپنے دونوں ہاتھ حجر اسود کو لگائیے اور ہاتھوں کو چوم لیجئے۔ اگر صرف ایک ہاتھ لگا سکیں تو دایاں ہاتھ لگائیے، اور اگر ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو کسی چٹری سے حجر اسود کو چھوئیے اور اس کو بوسہ دیجئے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھا کر دونوں ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اس طرح کیجئے کہ ہتھیلیوں کی پشت آپ کے چہرے کی طرف رہے اور یہ خیال کیجئے کہ آپ کی ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہیں اور تکبیر و تہلیل کیجئے (یعنی اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کہیے) اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیجئے۔

حجر اسود کے استلام سے فارغ ہو کر آپ دائیں کو مڑ جائیں اور بیت اللہ کے گرد چکر لگانا شروع کیجئے اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلئے۔

لیکن یاد رکھئے کہ آپ کو پہلے تین چکروں میں رمل کرنا ہے یعنی اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے کچھ تیزی کے ساتھ قریب قریب قدم رکھ کر چلئے۔ باقی چار چکروں میں رمل نہیں کرنا ان میں اپنی عام چال سے چلئے۔ لیکن عورتیں رمل نہ کریں۔

بیت اللہ کا چکر لگاتے ہوئے

(1) ایک تو اس بات کا خیال رہے کہ بیت اللہ مسلسل آپ کے بائیں طرف رہے۔ ترجیح ہو کر اس طرح سے چلنا کہ بیت اللہ آپ کے سامنے یا آپ کی پشت کی طرف ہو جائے بائیں ہاتھ کو نہ رہے صحیح نہیں اور جتنے قدم آپ ایسے چلے ہوں گے اتنے قدم واپس پلٹ کر دوبارہ صحیح طریقے سے چلئے۔

(2) دوسرے اس بات کا اہتمام کیجئے کہ طواف حطیم کے باہر باہر کریں اس کے اندر سے گزر کر نہ کریں۔

حطیم نصف دائرہ کی وہ دیوار ہے جو خانہ کعبہ کی ایک جانب

میں کچھ فاصلہ پر بنی ہوئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ حطیم کا حصہ درحقیقت بیت اللہ کا حصہ ہے جو دو رنبوت سے پہلے جب قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو حلال مال کم ہونے کی وجہ سے اس کی تعمیر مکمل نہ کر سکے اور حطیم کا حصہ باہر چھوڑ دیا۔

طواف کے دوران آپ یہ ذکر کرتے رہئے سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

جب آپ بیت اللہ کے آخری یعنی چوتھے کونے پر پہنچیں جس کو رکن یمانی کہتے ہیں تو اس کا استلام کیجیے۔ اس کے استلام میں اس کو صرف دونوں ہاتھ یا دایاں ہاتھ لگائیے۔ اس کا نہ بوسہ لینا ہے اور نہ ہی اس پر اپنا ماتھا ٹکانا ہے۔ اس کا استلام ہاتھ کے اشارے سے بھی نہیں ہے۔ درمیان کے دو کونوں کا استلام نہیں ہے۔

رکن یمانی سے آگے حجر اسود والے کونے کی طرف جاتے ہوئے یہ دعا مانگئے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے بچالے۔ اس موقع پر یہ دعا بھی مانگئے

اَللّٰهُمَّ قِنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاخْلُفْ عَلٰى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ

اے اللہ جو روزی تو نے مجھے عطا کی ہے اس پر مجھے قناعت دے اور اس میں میرے لیے برکت بھی دے اور جو میری نظروں سے غائب ہیں یعنی میرے اہل و عیال ان پر تو میرا قائم مقام بن جائیے میرے پیچھے ان کی حفاظت فرما۔

اور یہ بھی پڑھئے

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ سب ملک اسی کا ہے اور سب تعریف اسی کی ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

پھر آخر میں جب حجر اسود پر پہنچیں تو اس کی طرف رخ کر کے اس کا اسی طرح استلام کیجئے جیسا پہلی مرتبہ کیا تھا لیکن کانوں تک ہاتھ نہ اٹھائیے وہ صرف پہلی مرتبہ اٹھائے جاتے ہیں۔

یہاں تک آپ کا ایک چکر پورا ہو گیا۔ اسی طرح سات چکر پورے کیجئے اور ساتویں چکر کے بعد آٹھویں مرتبہ استلام کر لیں تو آپ کا طواف پورا ہو گیا۔

طواف پورا کر لینے کے بعد اب آپ مقام ابراہیم کے پاس آئیے اور یہ آیت پڑھئے وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور اس کے پیچھے آکر دو رکعت پڑھئے۔ یہ رکعتیں پڑھنا واجب ہے۔ اگر مقام ابراہیم کے پیچھے جگہ نہ ملے تو ان کو کسی دوسری جگہ بھی ادا کیا جاسکتا ہے۔

تنبیہ 1:- فجر اور عصر کی نماز کے بعد سورج نکلنے اور غروب ہونے سے پہلے قضا نماز اور سجدہ تلاوت وغیرہ کر سکتے ہیں لیکن طواف کی دو رکعتیں نہیں پڑھ سکتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رکعتیں اصل کے اعتبار سے نفل ہیں اگرچہ ان کو چھوڑنے کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے ان کا پڑھنا واجب ہے جیسے کوئی شخص نذرمان لے کہ وہ کام ہونے پر دو رکعت پڑھے گا یا دو رکعت نفل پڑھے گا۔ تو یہ اصل میں دو نفل ہوتے ہیں لیکن نذر کی وجہ سے ان کا پڑھنا واجب ہوتا ہے اور یہ عصر کے بعد یا فجر کے بعد نہیں پڑھے جاسکتے۔

تنبیہ 2: کسی عذر مثلاً یہ کہ جماعت کھڑی ہو جائے یا نماز جنازہ شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے تو جہاں سے طواف کو چھوڑا وہیں سے دوبارہ شروع کر کے آپ طواف کو مکمل کر سکتے ہیں۔ آپ کا طواف پورا ہوا۔ دو گانہ پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر یا زمزم کی جگہ پر آب زمزم خوب پیجئے اور دعا مانگئے۔

سعی کی تفصیل

اب آپ نے عمرہ کے لیے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے جو صفا اور مروہ کے درمیان مخصوص طریقے پر سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ:

- 1- سعی کرنا واجب ہے
- 2- سعی طواف کے متصل بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے۔ اگر آپ کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے طواف کے فوراً بعد نہ کر سکیں تو مضائقہ نہیں۔ البتہ بغیر عذر کے تاخیر کرنا مکروہ ہے۔
- 3- عمرہ کرتے ہوئے طواف کے بعد لیکن سعی سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا جائز نہیں۔
- 4- سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے یعنی نہ وضو ہونا شرط ہے اور نہ ہی جنابت و حیض سے پاک ہونا شرط ہے۔ البتہ طہارت مستحب ہے۔

- 5- سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔
- 6- اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا نماز جنازہ ہونے لگے تو آپ سعی کو چھوڑ کر نماز میں شریک ہو جائیے اور باقی پھیرے بعد میں پورے کیجئے۔

سعی کا طریقہ

سب سے پہلے ایک دفعہ پھر حجر اسود کا اسی طرح استلام کیجئے جس طرح آپ نے طواف میں کیا تھا۔ اس کے بعد باب الصفا سے مسجد سے باہر نکلئے اور صفا کی طرف جائیے۔

صفا کے قریب پہنچ کر یہ پڑھئے
 اَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ اِنَّ الصَّفَاَ وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ.
 میں اسی صفا سے شروع کرتا ہوں جس سے اللہ نے اس آیت کو شروع کیا ہے۔ بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں۔
 اور صفا پر چڑھئے۔ پھر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے

ہوں اور تین مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہئے اور یہ کلمات کہئے۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔ (حصن حصین)

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کا تمام ملک ہے اور اسی کی سب تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا و یگانہ ہے اس نے اپنے وعدے کو پورا کر دیا (اور مکہ فتح کر دیا) اور اپنے بندے (حضرت محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور تنہا کافروں کے لشکر کو شکست دی۔

صفا پر یہ دعا پڑھنا بھی منقول ہے

اللَّهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ أَدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِي لِلْإِسْلَامِ أَنْ

لَا تَنْزَعَهُ مِنِّي حَتَّى تَتَوَفَّانِي وَأَنَا مُسْلِمٌ۔ (حصن حصین)
اے اللہ بے شک تو نے ارشاد فرمایا ہے مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ جیسے تو نے مجھے اسلام کی ہدایت دی اسی طرح مجھے اس سے محروم بھی نہ کرنا یہاں تک کہ تو مجھے اسلام پر ہی اٹھالے۔

پھر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کو تین مرتبہ کہہ کر صفا سے اترئیے اور مروہ کی جانب چلیے۔ صفا اور مروہ کے درمیان راستے میں دو سبز ستون آتے ہیں جن کے درمیان دوڑنا ہے۔ جب پہلا سبز ستون نوفٹ کے فاصلہ پر رہ جائے تو دوڑ کر چلیے مگر درمیانی رفتار سے دوڑئیے اور عورتیں نہ دوڑیں۔ جب آپ دوسرے سبز ستون سے آگے بڑھ جائیں تو دوڑنا بند کر دیجئے اور اپنی عام چال سے چلیے۔ اس دوران آپ ذکر و دعا میں مشغول رہئے اور یہ دعا بھی منقول ہے۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ۔ (حصن حصین)

اے میرے رب تو مجھے بخش دے اور رحم فرما بے شک تو ہی سب سے غالب اور سب سے زیادہ کرم والا ہے۔

جب آپ مروہ پر پہنچیں تو کشادہ جگہ پر رک جائیے اور کچھ دائیں طرف کو مائل ہو کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیے اور صفا کی طرح یہاں پر بھی اسی طرح ذکر اور دعا میں مشغول ہوں۔

یہ آپ کی سعی کا ایک چکر ہو گیا۔

اس کے بعد مروہ سے اتر کر پھر صفا کی طرف چلیے اور حسب سابق دو سبز ستونوں کے درمیان دوڑ کر چلیے اور صفا پر چڑھ کر پھر اسی طرح دعا اور ذکر کیجئے۔ یہ دوسرا چکر ہو گیا۔

اسی طرح سے سات چکر پورے کیجئے۔ ساتواں چکر مروہ پر پورا ہوگا۔

سعی کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مسجد حرام میں جا کر مطاف کے کنارے پر دو رکعت نفل پڑھیں یہ مستحب ہے۔

بال منڈوانا یا کتر وانا

آپ نے عمرہ کے تمام افعال پورے کر لئے اور اب احرام سے نکلنے کے لئے اپنے سر کے بالوں کو منڈوانا یا کتر وانا ہے لیکن 1- لیکن کتر وانا کے مقابلہ میں بال منڈوانا افضل ہے 2- عورتوں کو سر کے بال منڈوانا جائز نہیں

تنبیہ: 1- مرد عمرہ سے فارغ ہو کر یا حج تمتع یا حج قرآن کی قربانی سے فارغ ہو کر سر منڈوائے۔ اور اگر بال کتر وائے تو کم از کم انگلی کے ایک پورے کے برابر ضرور کاٹے اور سنت یہ ہے کہ سر کے تمام بالوں کو اتنی مقدار میں کاٹے۔ عورت بھی اپنے بال ایک پورے کے بقدر کاٹے۔

باب: 8

عمرہ سے فارغ ہو کر کیا کریں

عمرہ سے فارغ ہو کر اب آپ مکہ مکرمہ میں اپنے عام لباس میں رہیں۔ مسجد حرام میں نمازیں پڑھیں۔ اور جس وقت چاہیں نفل طواف کیجئے۔ اس دوران اگر آپ مزید عمرے کرنا چاہیں تو تنعیم یا جعرانہ جا کر احرام باندھ کر عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ نویں ذوالحجہ سے تیرھویں ذوالحجہ تک کے پانچ دنوں میں تو عمرہ ممنوع ہے باقی دنوں میں منع نہیں ہے۔

مکہ مکرمہ میں موجود مرد و عورت دونوں عمرہ کے لیے تنعیم جا کر احرام باندھ سکتے ہیں۔ اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں جب خانہ کعبہ کی تعمیر سے

فارغ ہوئے تو انہوں نے کعبہ کو نیچے سے اوپر تک اندر سے باہر خوشبو لگائی، قباطی کپڑے کا نیا غلاف چڑھایا اور فرمایا ”جس شخص پر میری اطاعت ضروری ہے (یعنی جس نے میری بیعت کر رکھی ہے) وہ جائے اور تنعیم سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا عمرہ کرے۔۔۔۔۔“

پھر آپ پیدل چلے، لوگ بھی آپ کے ساتھ پیدل چلے یہاں تک کہ سب نے تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔ (تاریخ مکہ ص ۳۱ مطبوعہ دار السلام)

باب: 9

عمرہ سے فارغ ہو کر حج سے پہلے مدینہ منورہ جانے والے لوگ واپسی میں کیسا احرام باندھیں ان لوگوں کے لئے تین طریقے ہیں۔ ان میں سے وہ جس پر چاہیں عمل کر سکتے ہیں۔

1- صرف حج کا احرام باندھیں کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان کا تمتع قائم ہے۔

2- صرف عمرہ کا احرام باندھیں کیونکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک ایسے لوگوں کے میقات کے باہر جانے سے ان کا تمتع باطل ہو جاتا ہے۔ اب اگر عمرہ کریں گے تو نئے سرے سے تمتع ہوگا۔

3- حج و عمرہ دونوں کا یعنی قرآن کا احرام باندھیں کیونکہ اگرچہ یہ لوگ اہل مکہ کے حکم میں ہیں لیکن خود اہل مکہ حج کے مہینوں میں بھی اگر کسی اور کام سے میقات سے باہر جائیں اور واپسی میں تمتع یا قرآن کریں تو کر سکتے ہیں۔ ہاں اگر وہ میقات سے باہر صرف اس غرض سے جائیں کہ قرآن کا احرام باندھ کر آئیں تو وہ جائز نہیں ہے۔ اور حاجی جو مدینہ منورہ جاتے ہیں تو وہ نبی ﷺ کی زیارت اور مسجد نبوی میں نمازیں پڑھنے کی نیت سے جاتے ہیں محض قرآن کا احرام باندھنے نہیں جاتے۔

باب: 10

حج کا بیان

7 ذوالحجہ ظہر کے بعد خطبہ مسنون ہے۔

حج میں تین خطبے مسنون ہیں۔ پہلا سات ذوالحجہ کو ظہر کے بعد جس میں امام حج کے احکام بتائے، دوسرا نویں ذوالحجہ کو عرفات کی مسجد نمروہ میں زوال کے بعد لیکن نماز سے پہلے۔ تیسرا گیارہویں ذوالحجہ کو منیٰ کی مسجد خیف میں ظہر کے بعد

حج کے پانچ یا چھ دن

پہلا دن: 8 ذوالحجہ کے کام

1- عمرہ سے فارغ ہو کر آپ چونکہ اہل مکہ کے حکم میں ہو گئے تھے اور اہل مکہ کے لئے حج کی میقات حرم ہے لہذا آپ مسجد حرام

میں جا کر حج کا احرام باندھنے کہ یہ مستحب ہے اگرچہ آپ حدود حرم کے اندر اندر کسی بھی جگہ سے احرام باندھ سکتے ہیں۔ احرام باندھنے اور اس کی پابندی کرنے میں ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھئے جو شروع میں ذکر ہوئیں۔

2- حج کا احرام باندھنے کے بعد آپ مکہ مکرمہ سے منیٰ کو روانہ ہو جائیے اور ایسے وقت جائیے کہ ظہر کی نماز بہر حال منیٰ میں پہنچ کر پڑھئے۔

3- 8 ذوالحجہ کی ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور 9 ذوالحجہ کی فجر یہ پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھئے۔

تنبیہ: منیٰ کے بجائے مزدلفہ میں قیام

8 ذوالحجہ کو منیٰ جانا اور منیٰ میں مذکورہ بالا پانچ نمازیں ادا کرنا اور نویں کی رات کا اکثر حصہ منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔ باقی اوقات منیٰ میں گزارنا مستحب ہے۔ اسی طرح مزدلفہ میں وقوف کے بعد

دسویں اور بعد کے ایام منیٰ میں گزارنا مستحب ہے اور ان کی راتیں منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔

لہذا بلا عذر ان راتوں کو منیٰ کے علاوہ کہیں اور گزارنا مکروہ ہے لیکن اس پر کچھ جزا نہیں آتی۔

رش کے زیادہ ہونے اور جگہ کی تنگی ہونے کی وجہ سے سعودی حکومت کچھ حجاج کو مزدلفہ میں ٹھہراتی ہے۔ اس کی گنجائش ہے۔ البتہ ان لوگوں میں سے کوئی ہمت کرے اور منیٰ کی حدود میں جا کر وقت گزار سکے تو زیادہ ثواب کی بات ہے کہ سنت و استحباب پر بھی عمل ہو جائے گا۔

4- چونکہ آپ اب پھر احرام میں ہیں لہذا وقتاً فوقتاً تلبیہ کہتے رہئے۔

دوسرا دن: 9 ذوالحجہ کے کام

1- فجر کی نماز خوب اجالا کر کے پڑھئے اور نمازوں کے بعد تلبیہ

تشریق بھی کہئے۔ تلبیہ تشریق کو 13 ذوالحجہ کی عصر کے بعد پڑھ کر بند کیجئے۔

2- سورج نکلنے کے بعد عرفات کی طرف چلئے اور راستے میں تلبیہ، تلبیہ اور تہلیل (یعنی اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ) کہتے جائیے۔

3- (i) عرفات میں جس جگہ چاہے ٹھہریے لیکن راستہ میں نہ ٹھہریے اور لوگوں سے بالکل علیحدہ ہو کر بھی نہ ٹھہریے۔

(ii) بطنِ عرنہ کی وادی جو عرفات کی مسجدِ نمبرہ کی مغربی دیوار کے ساتھ متصل ہے اس میں وقوف نہ کیجئے کیونکہ وہ وقوف کی جگہ نہیں ہے۔

(iii) جبلِ رحمت جو کہ عرفات کا ایک پہاڑ ہے اس کے قریب وقوف کرنا افضل ہے۔ جبلِ رحمت کے اوپر چڑھ کر وقوف کیا جائے تو وقوف ہو جائے گا لیکن چونکہ لوگ اس کو فضیلت سمجھنے لگے ہیں حالانکہ اس پر چڑھ کر وقوف کرنے میں کوئی زائد فضیلت نہیں ہے اس لئے اس پر چڑھ کر وقوف کرنے سے پرہیز کیجئے۔

4- زوال کے بعد امام منبر پر بیٹھ جائے اور مؤذن اذان کہے۔ اس کے بعد امام جمعہ کی طرح سے دو خطبے دے جن میں حج کے احکام بیان کئے جائیں۔

5- خطبہ سے فارغ ہو کر جب امام منبر سے اتر آئے تو مؤذن اقامت کہے اور امام ظہر کی نماز پڑھائے۔ پھر سنتیں پڑھے بغیر ہی مؤذن دوسری مرتبہ اقامت کہے اور امام عصر کی نماز پڑھائے۔ عصر کی نماز کے بعد بھی سنتیں اور نفل نہ پڑھی جائیں گی۔ ہر نماز کے بعد تکبیر تشریق کہی جائے گی۔

ظہر اور عصر کی نمازوں کو اس طرح ظہر کے وقت میں جمع کرنے کی ترتیب صرف اس وقت ہے جب آپ امام حج کے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں۔ اگر آپ اپنی اپنی تنہا نماز پڑھیں یا کچھ لوگ اپنی علیحدہ جماعت کرائیں تو اس وقت دو نمازوں کو جمع کرنا جائز نہیں۔ ہر نماز کو اس کے وقت میں پڑھئے۔

6- وقوف عرفہ

(i) اس کا عرفات میں ہونا حج کا پہلا رکن اور فرض ہے (ii) 9 ذوالحجہ کے زوال سے لے کر 10 ذوالحجہ کے طلوع فجر تک اس کا وقت ہے۔ اگر آپ ایک لمحہ کے لیے بھی اس میں سے گزر جائیں خواہ کسی طرح سے ہو اور نیت ہو یا نہ ہو، عرفات کا علم ہو یا نہ ہو، سوتے میں ہو یا جاگتے میں یا بے ہوشی کی حالت میں ہو اس سے وقوف کا فرض ادا ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اس پورے وقت میں ایک لمحہ کے لیے بھی عرفات میں داخل نہیں ہوئے تو وقوف نہیں ہوا اور اس سے حج بھی نہیں ہوتا۔

عرفات کی دعائیں اور ذکر

i- کثرت سے تلبیہ پڑھئے۔ اور تلبیہ کہنے کے بعد یہ کلمات بھی کہئے اِنَّمَا الْخَيْرُ خَيْرُ الْآخِرَةِ یعنی خیر و خوبی تو بس آخرت کی خیر و خوبی ہے (حسن حصین)۔

ii- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا تمام ملک ہے اور اس کی سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت والا ہے۔

iii- اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَ خَيْرًا مِّمَّا نَقُولُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَ مَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ وَ اِلَيْكَ مَآبِيْ وَلَكَ رَبِّ تَرَانِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَاسَةِ الصَّدْرِ وَ شَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ۔

اے اللہ آپ کے لیے تعریف ہے جس طرح آپ بتاتے ہیں اور اس سے بہتر جو ہم کرتے ہیں۔ اے اللہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت آپ کے لیے ہے اور آپ کی طرف میرا پھرنا ہے اور اے میرے رب آپ کے لیے میری

میراث ہے۔ اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے اور دل کے وسوسہ سے اور معاملہ کی پراگندگی سے اے اللہ میں آپ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس شر سے جو ہوا لے کر آئے۔

iv- اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَ اَغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاَوَّلٰى۔

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے سب تعریف ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمام ملک اسی کا ہے اور سب تعریف اسی کے لئے ہے۔ اے اللہ تو اپنی ہدایت سے مجھے ہدایت دے اور پرہیزگاری سے مجھے پاک و صاف کر دے اور دنیا و آخرت میں میری مغفرت کر دے۔

v- ان کے علاوہ اور جو دعا چاہیں مانگئے۔ بہتر ہے کہ اپنے ساتھ ملا علی قاری رحمہ اللہ کی ترتیب دی ہوئی دعاؤں کی کتاب الحزب الاعظم رکھئے اور اس میں سے دیکھ کر دعا مانگئے۔

7- عرفات سے مزدلفہ کو روانگی بغیر کسی عذر کے غروب کے بعد مزدلفہ کی طرف روانگی میں دیر نہ کیجئے۔

8- مزدلفہ کو روانگی مزدلفہ پہنچ کر وہاں مغرب اور عشاء کو عشاء کے وقت جمع کیجئے۔ مغرب کی نماز کے فوراً بعد عشاء کی نماز پڑھئے۔ دونوں کے لئے ایک ہی اقامت کہی جائے گی اور دونوں کے درمیان سنت و نفل نہ پڑھیں گے۔ مغرب کی دو سنتیں بھی عشاء کے فرض کے بعد پڑھئے۔ 9- نماز سے فارغ ہو کر آپ میں ہمت و طاقت ہو تو کچھ دیر عبادت کیجئے ورنہ آرام کیجئے

تیسرا دن: 10 ذوالحجہ کے کام

1- جب صبح صادق ہو جائے تو اندھیرے میں ہی فجر کی نماز پڑھئے۔ بہتر ہے کہ کچھ لوگوں کے ساتھ مل کر جماعت کر لیں اور اگر مسجد میں جا کر امام حج کے ساتھ نماز ادا کر سکیں تو اور بھی بہتر ہے لیکن چونکہ رش بہت ہوتا ہے اور جگہ سے پوری واقفیت نہیں ہوتی اس لئے موجودہ حالات میں بہتر یہی ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ رہیں۔

نماز کے بعد وقوف کریئے یعنی کھڑے ہو کر ذکر و دعا میں مشغول ہو جائیے اور درود شریف، تکبیر، تہلیل، استغفار، تلبیہ خوب کہئے اور دعا میں ہاتھ اٹھائیے۔

اس وقوف کا کرنا واجب ہے اگرچہ ذرا سی دیر کے لیے ہو۔ اگر کوئی اس وقت میں مزدلفہ سے گزر بھی جائے تو اس کا وقوف ہو جاتا ہے خواہ وہ کسی حالت میں ہو۔ چونکہ وقوف مزدلفہ واجب ہے

اس لئے اگر کسی نے بلا عذر اس وقوف کو ترک کیا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ بچے، عورتیں اور کمزور مرد اگر ہجوم کے خوف سے وقوف مزدلفہ چھوڑ دیں تو ان پر دم واجب نہ ہوگا۔

2- مزدلفہ سے کھجور کی گٹھلی یا چنے اور لوبیہ کے دانے کے برابر ستر کنکریاں اٹھا لیجئے تاکہ ان سے رمی کی جائے۔ یہ مستحب ہے اگرچہ کسی اور جگہ سے بھی یا منی کی طرف جاتے ہوئے راستے میں سے بھی اٹھانا جائز ہے۔

3- مزدلفہ سے منی کو روانگی
i- جب سورج نکلنے میں دو رکعت کے بقدر وقت رہ جائے تو آپ منی کی طرف چلئے۔ راستہ میں ذکر اور تلبیہ کہتے رہئے۔ جب وادی محسر میں سے گزریں تو اس میں دوڑ کر نکلئے۔

ii- کمزور افراد طلوع فجر سے پہلے اور اس کے بعد اندھیرے میں مزدلفہ کے وقوف کے بغیر منی جاسکتے ہیں

4- منی واپس آنے کے بعد حج کا سب سے پہلا کام صرف

سب سے آخری جمرہ یعنی جمرہ عقبہ کی رمی ہے۔ اس جمرہ کو جمرہ آخری اور جمرہ کبریٰ اور بڑا شیطان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ رمی واجب ہے۔

i- اس رمی کا وقت 10 ذوالحجہ کی صبح صادق سے لے کر 11 ذوالحجہ کی صبح صادق تک ہے۔ اس میں سے سورج نکلنے سے زوال تک مسنون وقت ہے، زوال سے غروب تک مباح وقت ہے، اور صبح صادق سے سورج نکلنے تک اور غروب سے 11 ذوالحجہ کی صبح صادق تک مکروہ ہے اگرچہ رمی بہر حال ہو جاتی ہے۔ عورتیں اور مریض اور کمزور لوگ اگر ہجوم کے خوف سے سویرے آکر کریں یا مغرب کے بعد کریں تو ان کے لیے مکروہ نہیں۔

ii- کنکری مارنے کے لئے اس طرح کھڑے ہوں کہ منی دائیں جانب ہو اور کعبہ بائیں جانب ہو۔ یہ سنت طریقہ ہے لیکن ہجوم کے خوف سے کسی طرف سے بھی مار سکتے ہیں۔

iii- جمرہ عقبہ پر رمی شروع کرنے کے وقت تلبیہ پڑھنا بند کر

دیتے

iv- کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ کنکری کو انگوٹھے اور انگشت شہادت سے پکڑ کر ماریئے۔ ویسے جس طرح سے بھی پکڑ کر ماریں گے جائز ہے۔ اور ہر کنکری مارنے کے وقت تکبیر کہئے۔
v- دائیں ہاتھ سے کنکری مارنا مستحب ہے اور کنکری مارنے کے لیے ہاتھ کو اتنا اونچا اٹھانا مستحب ہے کہ بغل کھل جائے۔
vi- سات کنکریوں کو علیحدہ علیحدہ ماریں۔ اگر ساتوں کنکریوں کو ایک ہی دفعہ مارا تو ایک کنکری مارنا شمار ہوگا۔

vii- جب تک آدمی معذور نہ ہو خود رمی کرنا ضروری ہے۔ رمی کے بارے میں وہ شخص مریض اور معذور سمجھا جائے گا۔ جو کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو اور جمرات تک پیدل یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ اگر وہیل چیئر پر بیٹھ کر جمرات تک آسکتا ہے اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کو خود رمی کرنا ضروری ہے دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں۔ البتہ

مختصر مسنون حج و عمرہ

79

اگر وہیل چیر میسر نہ ہو یا کوئی اور شخص اٹھا کر لے جانے والا نہ ہو تو معذور ہے دوسرے سے رمی کرا سکتا ہے۔

viii- عورت اور مرد کے لیے رمی کے احکام یکساں ہیں البتہ عورت کو رات میں رمی کرنا افضل ہے۔ عورت کی طرف سے کسی دوسرے کو اس کا نائب بن کر جہوم کی وجہ سے رمی کرنا جائز نہیں ہے۔

ix- کنکری مارتے ہوئے جمرہ کے ستون یا دیوار پر نہ مارنا چاہیے بلکہ جہاں کنکریاں جمع ہوتی ہیں اس پر مارے۔

رمی سے فارغ ہو کر بغیر ٹھہرے یہ دعا مانگئے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَ ذَنْبًا مَغْفُورًا. (حصن حصین)
اے اللہ تو اس حج کو مبرور یعنی پاک صاف اور مقبول حج بنا دے اور ہر گناہ کو بخشا ہوا کر دے۔

xi- جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے بعد فوراً پلٹ آئیے وہاں نہ رکئے۔

5- حج تمتع اور حج قرآن کرنے والوں پر شکرانہ کا ایک دم

مختصر مسنون حج و عمرہ

80

واجب ہوتا ہے۔ اس کے لیے ایک جانور ذبح کرنا ہوتا ہے۔ اگر آپ 10 ذوالحجہ کو کسی وجہ سے قربانی نہ کر سکیں تو 11 ذوالحجہ کو کیجئے ورنہ 12 ذوالحجہ کو غروب سے پہلے پہلے ضرور کر لیجئے۔

اور اگر آپ کسی وجہ سے مثلاً مزید مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے دم شکرانہ دینے سے عاجز ہوں تو اس کی جگہ آپ دس روزے رکھئے۔ ان میں سے:

تین حج کے دنوں میں یعنی دسویں ذوالحجہ سے پہلے رکھئے۔ ان کو متفرق طور سے رکھنا جائز ہے لیکن پے در پے رکھنا افضل ہے اور ساتویں، آٹھویں اور نویں ذوالحجہ کو رکھنا بہتر ہے۔ لیکن اگر اندیشہ ہو کہ روزہ سے کمزوری ہو جائے گی اور عرفات کے وقوف میں غلٹ آئے گا تو نویں سے پہلے فارغ ہونا افضل ہے۔

باقی سات روزے آپ حج کے بعد اور ایام تشریق گزرنے کے بعد رکھئے۔ اپنے گھر آ کر رکھیں تو یہ افضل ہے لیکن اگر آپ کو حج کے بعد مکہ مکرمہ میں یا مدینہ منورہ میں کچھ دن ٹھہرنا ہے اور آپ

مختصر مسنون حج و عمرہ

81

یہیں وہ روزے بھی رکھ لیں تو جائز ہے۔ پھر اگر چہ ان کو بھی لگا تار رکھنا افضل ہے لیکن متفرق طور سے رکھنا بھی جائز ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں جس سے (قربانی کے بدلہ میں) ایام حج میں تین دن کے روزے رہ جائیں فرمایا اس کو بس اب قربانی ہی کرنی ہوگی اور یہ ناگزیر ہے اگرچہ وہ اپنے کپڑے ہی بیچ کر کرے۔

6- دم تمتع دینے کے بعد آپ بال مندوائیں۔ انگلی کے ایک پورے کے بقدر بال کتروانے کی بھی اجازت ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک رمی، ذبح اور حلق کے درمیان ترتیب واجب ہے اور اس کے خلاف کرنے سے

دم واجب ہوتا ہے

(بڑے تابعی) حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ نے فرمایا جس نے

ذبح سے پہلے سر مونڈ دیا یا بال کٹوائے تو وہ ایک دم دے اور اس کی دلیل کے طور پر انہوں نے یہ آیت پڑھی۔ وَلَا تَخْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ (سورہ بقرہ: 196) یعنی پھر اگر کسی دشمن کی جانب سے یا کسی مرض کے سبب سے حج و عمرہ کے پورا کرنے سے روک دیئے جاؤ تو اس حالت میں یہ حکم ہے کہ قربانی کا جانور جو کچھ میسر ہو حرم میں پہنچا کر ذبح کرو اور احرام کھولنے کے لئے (اپنے سروں کو اس وقت تک نہ مونڈو اور جب تک قربانی کا جانور حرم پہنچ کر ذبح نہ ہو جائے۔

اگرچہ آیت کا یہ حکم کہ قربانی کا جانور جب تک حرم میں پہنچ کر ذبح نہ ہو جائے اس وقت تک سر نہ مونڈو اور بظاہر اس شخص کے لئے ہے جو حج و عمرہ پورا کرنے سے روک دیا گیا ہو لیکن حج پورا کرنے والے کے لئے بھی یہی حکم قیاس کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ بھی اس کے موافق منقول ہے۔

تنبیہ: اب چند سالوں سے سعودی حکومت کی جانب سے

بڑے پیمانہ پر بینک کے ذریعے قربانی کی تشہیر کی جاتی ہے۔ بینک کے ذریعے قربانی کرنے میں ترتیب کو قائم نہیں رکھا جاسکتا اس لیے آپ کے گروپ والے مل کر قربانی کا بندوبست کریں یا آپ خود قربان گاہ جا کر قربانی کریں یا مکر مکر مہ کے مدرسہ صولتیہ کے قربانی کے نظم میں شریک ہو جائیں۔

اگر کسی نے حکومتی تشہیر سے متاثر ہو کر بینک سے قربانی کروالی ہو تو چونکہ دیگر ائمہ بلکہ امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک ترتیب سنت ہے اور اس کے خلاف کرنے سے دم واجب نہیں ہوتا لہذا موجودہ حالات میں اگر کوئی بینک کی تشہیر سے متاثر ہو کر بینک سے قربانی کرالے تو اس پر ترتیب کے خلاف کرنے کا دم واجب نہیں ہوگا۔ دم واجب نہ ہونے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ بینک والے جو وقت دیتے ہیں ممکن ہے کہ اس حاجی کی قربانی اس وقت کے اندر ہوگئی ہو۔ لیکن جو استطاعت رکھتا ہو اس کے لیے دم دینا افضل ہے۔

7- بال مندوانے یا کتروانے سے آپ احرام سے نکل گئے ہیں لہذا آپ کپڑے پہن سکتے ہیں، داڑھی کتر سکتے ہیں، ناخن کاٹ سکتے ہیں اور خوشبو لگا سکتے ہیں لیکن چونکہ حج کا دوسرا رکن ابھی باقی ہے یعنی طواف زیارت جس کو ادا کئے بغیر آپ اپنی بیوی سے جسمانی تعلق قائم نہیں کر سکتے اگرچہ سالوں گزر جائیں۔ اگر کریں گے تو گناہ ہوگا یہی حکم عورت کا بھی ہے کہ جب تک وہ طواف زیارت نہ کر لے اس کا شوہر اس سے صحبت نہیں کر سکتا۔

8- طواف زیارت

i- رمی، ذبح اور حلق سے فارغ ہونے کے بعد اب آپ کو بیت اللہ کا طواف کرنا ہے۔ یہ طواف حج کا رکن ہے اور فرض ہے اور اس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں۔

ii- یہ طواف 10 ذوالحجہ کو کرنا افضل ہے لیکن اگر اس دن ہمت نہ پڑے تو 11 ذوالحجہ کو بھی دن رات کسی وقت کر سکتے ہیں۔ اور 12 ذوالحجہ کو بھی کر سکتے ہیں لیکن 12 ذوالحجہ کے سورج کے غروب

ہونے سے پہلے پہلے کرنا ضروری ہے۔
اگر کسی نے 12 ذوالحجہ کا سورج غروب ہو جائے اور طواف زیارت نہ کیا ہو تو طواف زیارت تو بہر حال پھر بھی کرنا ہے لیکن اس کے ساتھ تاخیر کی سزا کے طور پر ایک دم دینا لازم ہوگا۔
iii- اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے تو دم واجب نہ ہوگا۔ البتہ پاک ہونے کے بعد اس کو طواف کرنا ہی ہوگا۔
iv- طواف زیارت کو رمی اور حلق کے بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے لہذا اگر کوئی مزدلفہ سے آتے ہی طواف زیارت کر آئے اور رمی حلق وغیرہ بعد میں کرے تو یہ بھی جائز ہے لیکن سنت پر عمل کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔
9- طواف زیارت سے فارغ ہو کر حجر اسود کا ایک مرتبہ پھر استلام کیجئے اور باب الصفا سے نکل کر صفا کی طرف جائیے اور حج کی سعی کیجئے۔

(i) حج کی سعی کو حج کے مہینوں کے اندر کرنا شرط نہیں ہے لہذا اگر کسی نے 12 ذوالحجہ کے بعد سعی کی تو وہ بھی ہو جائے گی اور دم واجب نہ ہوگا لیکن یہ تاخیر کرنا مکروہ ہے۔
(ii) اگر کوئی عذر ہو یا بہت تھکان ہو تو آپ سعی کو متفرق طور سے بھی کر سکتے ہیں مثلاً کچھ چکر صبح لگائے اور کچھ چکر شام کو لگائے یا دوسرے دن لگائے۔
(iii) 8 ذوالحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد اگر آپ اضطباع اور رمل کے ساتھ نفلی طواف کریں اور اس کے بعد سعی کر لیں تو یہ حج کی سعی ہو جائے گی اور پھر 10 ذوالحجہ کو نہ کرنی ہوگی مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کیجئے۔
10- سعی کے بعد دوبارہ منی واپس آجائیے اور حج کے باقی دن اور راتیں وہاں گزارئیے۔
چوتھا دن: 11 ذوالحجہ کے کام
اگر آپ قربانی اور طواف زیارت 10 ذوالحجہ کو کر چکے ہیں تو

آج آپ کو زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔ باقی دن آپ عبادت و ذکر میں گزارئیے۔
11, 12, 13 ذوالحجہ میں رمی کا طریقہ
ظہر کی نماز کے بعد جمرات کی طرف جائیے۔ سب سے پہلے جمرہ اولی یعنی پہلے جمرہ کو سات کنکریاں ماریے۔ مارنے کا طریقہ وہی ہے جو 10 ذوالحجہ کو جمرہ عقبہ کی رمی کے سلسلہ میں پیچھے بتایا گیا ہے۔ اس جمرہ کی رمی کے بعد ذرا آگے کو بڑھ کر اور قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کیجئے اور دعا مانگئے۔
اس کے بعد جمرہ وسطی یعنی درمیانی جمرہ پر آئیے اور اس پر بھی سات کنکریاں اسی طریقے سے ماریے اور پھر کچھ بائیں جانب کو قبلہ رخ ہو کر تسبیح و تہلیل و تکبیر کیجئے اور دعا مانگئے۔
اس کے بعد جمرہ عقبہ یعنی آخری جمرہ کی رمی کیجئے۔ اس جمرہ کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعا نہ کیجئے اور اپنی قیام گاہ میں واپس آجائیے۔

تنبیہ: آجکل سعودی حکومت اس بات کی خوب تشہیر کرتی ہے کہ گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کی رمی کا وقت صبح طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے۔ سعودی حکومت کی غرض انتظامی سہولت ہوگی لیکن سعودی حکومت کا اختیار کردہ یہ مسئلہ غلط ہے۔ ان تین دنوں میں رمی کا وقت بالاتفاق سورج کے زوال سے شروع ہوتا ہے لہذا حاجیوں کو زوال سے پہلے رمی نہ کرنی چاہیے کہ یہ جائز نہیں۔

پانچواں دن: 12 ذوالحجہ کے کام

1- گیارہویں تاریخ کی طرح آج بھی اسی طرح زوال کے بعد تینوں جمرات کی رمی کرنی ہے۔

2- اگر آپ چاہیں تو کنکریاں مار کر سورج کے غروب سے پہلے پہلے منی سے نکل کر مکہ مکرمہ واپس جاسکتے ہیں۔ غروب کے بعد منی سے نکلنا مکروہ ہے اگرچہ تیرہویں تاریخ کی رمی واجب نہیں ہوگی لیکن تیرہویں کی رمی کرنے کے بعد واپس آنا افضل ہے۔

چھٹا دن: 13 ذوالحجہ کے کام

اگر آپ 12 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ نہیں گئے اور 13 ذوالحجہ کی صبح صادق کے وقت آپ منی میں ہیں تو آپ پر 13 تاریخ کی رمی بھی واجب ہوگئی۔ اب آپ ظہر کی نماز پڑھ کر تینوں جمرات کی رمی کیجئے اور اس کے بعد مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوں۔

مکہ مکرمہ کو واپسی

بارہویں یا تیرہویں کو زوال کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ چل دیں اور اگر ہو سکے تو محصب میں ٹھہریں اور ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وہاں پڑھئے کہ یہی سنت ہے۔ اگر اتنا نہ ٹھہر سکیں تو کچھ ہی دیر ٹھہر جائیں۔

طواف وداع

حج سے فارغ ہو کر جب آپ کا مکہ مکرمہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو طواف وداع کیجئے۔ اس میں رمل نہیں کرنا اور اس کے بعد سعی بھی

نہیں ہے۔ طواف وداع کے بعد اگر مکہ مکرمہ میں مزید کچھ قیام ہو گیا تو پھر چلنے کے وقت دوبارہ طواف وداع کرنا مستحب ہے۔
i- طواف وداع میقات سے باہر رہنے والے آفاقیوں پر واجب ہے۔

ii- طواف وداع حائضہ عورت کو معاف ہے۔

حج قرآن اور حج افراد

حج قرآن

پیچھے آپ کو حج تمتع کا پورا طریقہ بتایا گیا ہے۔

حج قرآن کا بھی تقریباً وہی طریقہ ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ:
1- عمرہ کی سعی کے بعد آپ نے اپنے بال نہیں کٹوانے اور احرام نہیں کھولنا۔

2- عمرہ کی سعی کے بعد جتنی جلدی ہو سکے ایک طواف کیجئے جس کو طواف قدم کہا جاتا ہے۔ اس طواف کا طریقہ وہی ہے جو عمرہ کے طواف میں بیان ہوا۔ اس طواف میں اضطباع بھی کیجئے اور رمل بھی کریں۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کیجئے۔ یہ حج کی سعی

ہوگی۔ اس طرح کرنا افضل ہے۔

3- اگر آپ ابھی حج کی سعی نہ کریں تو اس کو طواف زیارت کے بعد بھی کر سکتے ہیں البتہ اس صورت میں طواف قدم میں نہ اضطباع کیجئے اور نہ رمل کیجئے۔

4- تمتع کرنے والے کی طرح قرآن کرنے والے پر بھی ایک دم شکرانہ واجب ہوتا ہے۔

5- اگر آپ احرام کے کسی ممنوع کام کا ارتکاب کریں گے تو آپ پر دو گنی سزا ہوگی کیونکہ آپ دو احرام میں ہیں۔

حج افراد

1- تمتع اور قرآن کے برعکس حج افراد کے ساتھ عمرہ نہیں ہوتا۔
2- حج افراد کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے طواف قدم کرے۔
3- اگر طواف قدم کے بعد حج کی سعی کرنی ہو تو طواف قدم میں اضطباع اور رمل بھی کرے اور اگر ابھی سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو اس

میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔

4- حج افراد کرنے والے کو حج کی سعی طواف زیارت کے بعد کرنا افضل ہے۔

باب: 12

حج کے واجبات اور ان کو ترک کرنے کی جزا

1- حج کے مندرجہ ذیل چھ واجبات وہ ہیں جو بلا واسطہ ہیں:

- 1- وقوف مزدلفہ
- 2- رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا
- 3- قرآن اور تمتع کرنے والوں کو دم شکرانہ دینا۔
- 4- حلق یعنی سر کے بال موٹڈ وانا یا تقصیر یعنی ایک پورے کے بقدر بال کتر وانا۔

5- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

6- آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والوں کو طواف وداغ کرنا۔

II- حج کے کچھ واجبات وہ ہیں جو بلا واسطہ ہیں مثلاً وہ حج کے

فرائض کے واجبات ہیں یا حج کے واجبات اور شرائط ہیں جیسے:

1- طواف کے واجبات

- i- حدث اصغر واکبر دونوں سے پاک ہو۔
- ii- ستر عورت ہو۔
- iii- جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کو پیادہ طواف کرنا۔
- iv- طواف اس طرح سے کرنا کہ حجر اسود کے بعد بیت اللہ کا دروازہ آئے پھر حطیم آئے پھر رکن یمانی آئے۔
- v- حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔
- vi- طواف کا دو گنا ادا کرنا۔

2- سعی کے واجبات

- i- سعی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔
- ii- پیدل کرنے پر قدرت ہو تو سعی پیدل کرنا۔
- iii- سعی کے چار پھیرے فرض ہیں اور باقی تین واجبات ہیں۔

3- نویں ذوالحجہ کو زوال سے لے کر سورج غروب ہونے تک عرفات میں ٹھہرنا اور وقوف کرنا۔

4- مزدلفہ میں مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا واجب ہے۔

5- دسویں کی رمی اور قربانی اور حلق کے درمیان ترتیب۔

6 طواف زیارت کو قربانی کے دنوں میں ادا کرنا۔

7- طواف وداغ

یہ موٹے موٹے کل بیس واجبات ہیں۔ ان کے ترک پر جزا کے اعتبار سے ان کی تین قسمیں ہیں۔

I- جن کے ترک پر دم کسی حال میں واجب نہیں ہوتا خواہ عذر سے ترک کیا ہو یا بلا عذر ترک کیا ہو۔

مذکورہ بیس میں سے یہ صرف طواف کے دو فعل ہیں۔

II- جن کو شرعی عذر سے ترک کیا ہو تو دم معاف ہوتا ہے اور اگر شرعی عذر کے بغیر کیا ہو تو دم واجب ہوتا ہے۔

شرعی عذر سے مراد وہ عذر ہے جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے لائق ہوا۔ اگر مخلوق کی طرف سے لائق ہوا ہو تو شرعی عذر نہیں ہے۔ یہ واجبات مندرجہ ذیل ہیں:

- 1- صفا اور مروہ کے درمیان سعی۔
- 2- طواف وسیعی کو پیدل کرنا۔
- بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے پیدل نہ کیا بلکہ وہیل چیئر پر کیا تو دم واجب نہ ہوگا۔
- 3- وقوف مزدلفہ
- ہجوم کی وجہ سے بوڑھے اور کمزور مردوں اور کمزور عورتوں کے وقوف مزدلفہ کو ترک کرنے میں دم واجب نہیں۔
- 4- سر کے بال منڈانا یا کتر وانا۔

سر میں تکلیف کی وجہ سے اگر سر منڈوایا یا بال کتر وائے تو صرف دم واجب نہ ہوگا۔ بلکہ اختیار ہوگا کہ چاہے تو دم دے یا ساڑھے دس

کلو گندم چھ مسکینوں میں صدقہ کرے یا تین روزے رکھے۔

5- طواف زیارت کو قربانی کے دنوں میں کرنا

حیض و نفاس کی وجہ سے اگر عورت طواف زیارت کو قربانی کے دنوں سے مؤخر کرے تو دم واجب نہ ہوگا۔ اسی طرح بیماری کی وجہ سے مؤخر کیا تو دم واجب نہ ہوگا۔

6- طواف وداع

حیض و نفاس کی وجہ سے طواف وداع کو ترک کرنے پر دم واجب نہیں۔

III- جن کے ترک پر ہر حال میں دم واجب ہوتا ہے خواہ عذر ہو یا نہ ہو

مذکورہ بالا میں سے یہ باقی تیرہ واجبات ہیں۔

باب 13:

منیٰ میں پوری نماز پڑھیں یا قصر کریں

منیٰ اور مزدلفہ نہ تو مکہ مکرمہ کے شہر کا حصہ ہیں اور نہ اس کا فناء ہیں تو مندرجہ ذیل مسائل نکلتے ہیں:

- 1- جو شخص سیدھا اپنے ملک سے یا مدینہ منورہ سے واپس آ کر مکہ مکرمہ ایسے وقت میں پہنچا کہ آٹھویں ذوالحجہ آنے میں پندرہ دن سے کم ہوں تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں مسافر ہوگا اور منیٰ و عرفات سے واپسی تک نماز قصر کرے گا اور اس پر عید کی قربانی بھی نہ ہوگی۔
- 2- جو شخص سیدھا اپنے ملک سے یا مدینہ منورہ سے واپس آ کر مکہ مکرمہ میں ایسے وقت میں پہنچا کہ آٹھویں ذوالحجہ آنے میں پندرہ دن یا زیادہ ہوں تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہوگا اور نماز پوری پڑھے گا اور حج کی قربانی کے علاوہ عید کی قربانی بھی دے گا۔

بلکہ منی و عرفات سے واپسی کے بعد بھی جب تک مکہ مکرمہ میں رہے گا نماز پوری پڑھے گا۔
3- منی میں جمعہ بھی جائز نہیں ہے۔

باب: 14

حج و عمرہ سے متعلق عورتوں کے مسائل

- 1- عورت کیلئے محرم یا شوہر کے بغیر حج کا سفر جائز نہیں
- 2- عورت عدت میں نہ ہو
- 3- عورت کا مرد کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے
- 4- عورت کا عورت کی طرف سے حج بدل کرنا جائز ہے
- 5- عورت کو احرام کی حالت میں غیر محرموں سے اپنے چہرے کو بھی چھپانا لازم ہے لیکن نقاب چہرے کے ساتھ نہ لگے چہرے سے ہٹ کر رہے۔
- 6- عورت رمل نہ کرے
- 7- عورت تلبیہ کے لئے آواز بلند نہ کرے

- 8- عورتوں کیلئے طواف کا علیحدہ وقت نہ رکھا جائے
- 9- عورت بال کتر وائے سر نہ منڈائے

عورتوں کے لیے حیض کو مؤخر کرنے والی دوا استعمال کرنا آجکل اس بات کا رواج عام ہو رہا ہے کہ عورتیں جب حج یا عمرہ کے لیے جاتی ہیں تو یہ سوچ کر کہ زیادہ سے زیادہ وقت عبادت اور طواف کے لیے ملے وہ حیض کو مؤخر کرنے والی دوا نہیں استعمال کرتی ہیں۔ ایسا کرنا ایک تکلف ہے اور صحابیات نے ایسا کوئی اہتمام نہیں کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی وجہ سے حج سے پہلے عمرہ نہیں کر سکیں اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کو حیض کی وجہ سے طواف و داع کو ترک کرنا پڑا۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ ان تکلفات میں نہ پڑے لیکن اگر پھر بھی دوا کھالی تو گناہ نہیں ہے۔
اگر حیض کی وجہ سے حج یا عمرہ کے نظم میں فرق پڑے مثلاً یہ

اندیشہ ہو کہ روانگی کے وقت حیض شروع ہوں گے اور سیدھے مدینہ منورہ جانا ہے اور مدینہ منورہ کا پورا قیام حیض میں گزر جائے گا یا پہلے مکہ مکرمہ گئے تو حیض کی وجہ سے عمرہ نہ کر سکے گی اور اسی حالت میں مدینہ منورہ جانا ہوگا تو احرام بہت طویل ہو جائے گا یا صرف عمرہ کے لیے جانا ہے اور صرف ایک ہفتہ کے لگ بھگ ٹھہرنا ہوگا اور جانے آنے کی تاریخ پر اپنا اختیار نہیں اور دوا نہ کھائی تو شاید عمرہ ہی نہ کر سکے تو ایسی حالتوں میں دوا کھانے میں کچھ حرج نہیں۔

باب: 15

حائضہ کے لئے حج و عمرہ کے احکام

- 1- جو عورت حیض میں ہو اس کے احرام باندھنے کے لئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ وہ غسل یا وضو کر کے قبلہ رخ بیٹھ کر نیت کرے اور تلبیہ کہے البتہ احرام کے نفل نہ پڑھے۔
- 2- عورت کو حیض میں حج کے تمام افعال کرنا یعنی وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ کرنا، کنکریاں مارنا اور سعی کرنا وغیرہ جائز ہے۔ صرف طواف کرنا منع ہے۔
- 3- عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت اس کے وقت میں نہ کر سکے تو دم واجب نہیں۔ پاک ہونے کے بعد طواف کرے۔

مسئلہ: جو عورتیں ان دنوں میں حیض سے ہوں اور واپسی کا سفر درپیش ہو تو ان کو چاہئے کہ وہ اپنا سفر ملتوی کر دیں اور جب تک پاک ہو کر طواف نہ کر لیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں۔

مسئلہ: اگر حکومتی پابندیوں کے باعث مجبوری ہو یا خاوند یا گروپ کی روانگی کی تاریخ تبدیل نہ ہو سکتی ہو اور مزید ٹھہرنا واقعی ممکن نہ ہو اور عورت حالت حیض ہی میں جا کر طواف زیارت کر لے تو اس کا طواف زیارت ادا ہو جائے گا لیکن ایک تو اس کو توبہ و استغفار کرنا ہوگا دوسرے ایک اونٹ یا گائے کو حرم میں ذبح کرنا ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی مرد یا عورت طواف زیارت کئے بغیر واپس آ جائے تو اس پر دو ذمہ داریاں آتی ہیں:

i- اس کو جا کر طواف زیارت کرنا ہی ہوگا۔ اس کا کوئی بھی متبادل نہیں ہے۔

ii- جب تک وہ طواف زیارت نہ کر لے عورت شوہر کے لئے حلال نہ ہوگی۔ اگر شوہر بیوی سے تعلق رکھے گا تو یہ گناہ کی بات ہو

گی لیکن یہ زنا نہیں کہلائے گا کیونکہ بیوی کے ساتھ زنا نہیں ہوتا غیر عورت سے ہوتا ہے۔ اور مرد یا عورت جس نے بھی طواف زیارت چھوڑا ہوگا اس پر ہر جماع کے بدلے ایک دم واجب ہوگا۔

البتہ مسئلہ معلوم ہونے کے بعد اگر طواف زیارت کے لئے مکہ مکرمہ جانے میں بڑا وقت لگے گا تو آئندہ جو جماع کرے وہ احرام چھوڑنے کی نیت سے کرے۔ اس سے اس مرتبہ ایک دم پڑے گا پھر آئندہ کے جماع سے دم نہ پڑے گا۔

4- واپسی کے وقت حیض آگیا اور عورت طواف و داع نہ کر سکی تو وہ معاف ہے اور دم واجب نہ ہوگا۔

5- عورت کا عمرہ کا پروگرام ہے لیکن ابھی احرام نہیں باندھا تھا کہ حیض شروع ہو گیا تو وہ نہادھو کر احرام باندھ لے اور تلبیہ پڑھ لے البتہ احرام کے نفل نہ پڑھے۔ پھر انتظار کرے یہاں تک کہ جب پاک ہو جائے تب عمرہ کرے۔ اگر احرام باندھ چکی تھی پھر حیض شروع ہوا اس وقت بھی یہ حکم ہے کہ وہ پاک ہونے کا انتظار

کرے اور احرام کی پابندیوں کو پورا کرتی رہے۔ جب پاک ہو جائے تو نہادھو کر عمرہ کرے۔

اگر قیام کے دن تھوڑے ہیں اور واپسی میں تاخیر نہیں کی جا سکتی تو اگر عورت حیض کی حالت ہی میں عمرہ کرے گی تو اس کا عمرہ ادا ہو جائے گا اور اس کو توبہ و استغفار بھی کرنا چاہئے اور دم میں ایک بکری ذبح کرنا بھی واجب ہے۔

6- تمتع کرنے والی عورت کو جب عمرہ کے طواف سے پہلے حیض آجائیں اور اسی دوران حج آجائے تو وہ عمرہ کا احرام چھوڑ دے اور حج کا احرام باندھ لے پھر عمرہ حج سے فارغ ہونے کے بعد کرے۔

باب: 16

بچے کے حج و عمرہ کے مسائل

- 1- نابالغ بچے کا حج ہو جاتا ہے لیکن نفلی ہوتا ہے اور والدین کو اس پر اجر ملتا ہے۔
- 2- اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہو تو وہ خود احرام باندھے اور خود حج کے افعال ادا کرے۔
- اور اگر بچہ چھوٹا اور نا سمجھ ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے احرام باندھے یعنی بچے کو چادریں پہنا کر اس کی طرف سے خود تلبیہ کہے۔
- 3- سمجھدار بچہ خود طواف و سعی کرے اور جو خود نہ چل سکے یا اتنا نہ چل سکے یا بالکل نہ چل سکے تو اس کا ولی اس کو اٹھا کر طواف و سعی

کرائے۔

- 4- اگر بچہ نماز پڑھ سکتا ہے تو طواف کے دو نفل کو وہ خود پڑھے۔ اور اگر بچہ خود نہ پڑھ سکے تو کوئی حرج نہیں اس کا ولی اس کی طرف سے نہیں پڑے گا۔
- 5- ولی کو چاہیے کہ وہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے لیکن اگر وہ کسی ممنوع کا ارتکاب کر لے تو اس کی جزا واجب نہیں ہوگی نہ بچے پر اور نہ ولی پر۔
- 6- بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا لہذا اگر وہ تمام افعال چھوڑ دے یا بعض کو چھوڑ دے تو اس پر کوئی جزا اور قضا واجب نہیں ہوگی۔
- 7- بچے نے تمتع یا قرآن کیا ہو تو اس پر دم شکرانہ واجب نہیں ہوتا۔

باب: 17

بیمار کے حج و عمرہ کے مسائل

- 1- جو شخص احرام باندھنے سے پہلے بے ہوش ہو گیا اور اس دوران میقات آ گیا تو اس کا کوئی ساتھی اس کی طرف سے تلبیہ کہہ لے۔
 - 2- محرم حالت احرام میں مندرجہ ذیل کام کر سکتا ہے
 - i- اپنا دکھتا ہوا دانت نکلا سکتا ہے۔
 - ii- کوئی بھی دوا استعمال کر سکتا ہے جس میں بے پکی خوشبو نہ ہو
- مسئلہ: اگر خوشبودار دوا ایک چھوٹے عضو مثلاً ناک، کان، آنکھ، انگلی اور پہنچے وغیرہ کے برابر یا اس سے کم جگہ پر لگائی تو صدقہ واجب ہوگا لیکن اگر اس کو دوسری مرتبہ لگایا تو دم واجب ہوگا۔ اور اگر زخم بڑے عضو مثلاً سر، پنڈلی، ران، ہاتھ، ہتھیلی وغیرہ یا اس کے

برابر یا اس سے زیادہ ہے تو اس پر خوشبودار دوا ایک دفعہ کے لگانے سے ہی دم واجب ہوگا۔

iii- سر پر پٹی باندھنا

مسئلہ: اگر سر میں یا چہرے میں تکلیف کی وجہ سے سر یا چہرے کے چوتھائی حصے یا اس سے زیادہ پر 12 گھنٹے یا زائد پٹی بندھی رہی تو فدیہ دینا ہوگا اور اختیار ہوگا کہ تین روزے رکھے یا لگ بھگ ساڑھے دس کلو گندم چھ مسکینوں کو دے (فی کس پونے دو کلو) یا ایک بکری کی قربانی کرے۔

مذکورہ بالا صورت میں پٹی اگر 12 گھنٹے سے کم بندھی رہی تو صرف صدقہ واجب ہوگا یعنی پونے دو کلو گندم۔

مسئلہ: اگر سر اور چہرے کے علاوہ بدن کے کسی اور حصے پر پٹی باندھی ہو تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوتا خواہ کتنی ہی بڑی جگہ پر بندھی ہو۔

iv- زیتون اور تل کا خالص تیل جب دوا یا کھانے کے طور پر استعمال کیا جائے تو کچھ فدیہ نہیں آتا۔ اسی طرح اگر اس کو زخم پر یا

پاؤں کی پھٹن میں دوا کے طور پر لگایا یا کان میں ٹپکایا یا ناک میں چڑھایا تو اس پر دم یا صدقہ کچھ واجب نہیں ہوتا۔
 v- مہندی کو دوا کے طور پر مثلاً زخموں پر استعمال کر سکتا ہے۔
 vi- جوؤں کی وجہ سے یا سر میں زخموں کی وجہ سے سر کے بال منڈوا سکتا ہے۔
 3- مریض کو حج کے لئے حج کے تمام مقامات میں مثلاً منی، مزدلفہ اور عرفات لے جائیں اور بیت اللہ کا طواف کسی وہیل چیر پر کرائیں اور رمی کے لئے کنکریاں اس کے ہاتھ پر رکھ دیں تاکہ وہ خود ان کو مارے۔

باب: 18
حج بدل یعنی دوسرے شخص سے حج کرانا
 مسئلہ: جس شخص پر حج فرض ہو گیا اور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن ادا نہیں کیا اور بعد میں ادا کرنے پر قدرت نہیں رہی عاجز ہو گیا تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا فرض ہے خواہ اپنی زندگی میں کرائے یا مرنے کے بعد حج کرانے کی وصیت کر جائے۔ اس پر وصیت کرنا واجب ہے۔

مسئلہ: عاجز ہونے کے اسباب یہ ہیں: موت، قید، ایسا مرض کہ جس کے دور ہونے کی امید نہ ہو جیسے فالج، اندھا ہونا، لنگڑا ہونا، اتنا بوڑھا ہونا کہ سواری پر بیٹھنے کی قدرت نہ رہے۔ عورت کے لئے محرم نہ ہونا۔ راستہ مامون نہ ہونا۔ ان میں سے وہ اعذار

جن کے زائل ہونے کی امید ہو ان کا موت تک باقی رہنا عجز کے ثابت ہونے کے لئے شرط ہے۔
حج بدل کی شرائط
 نفل حج دوسرے شخص سے کرانے کے لئے صرف اتنی بات کافی ہے کہ حج کرنے والا مسلمان ہو، عقل والا اور سمجھ بوجھ والا ہو۔ البتہ فرض حج کسی دوسرے سے کرانے کے لئے یہ شرطیں ہیں:
 1- جو شخص اپنا حج کرائے اس پر حج فرض ہونا۔
 2- حج فرض ہونے کے بعد خود حج کرنے سے عاجز ہونا۔
 3- موت کے وقت تک عاجز رہنا یا ایسا عذر ہونا جو عام طور سے ختم نہیں ہوتا۔
 4- دوسرے شخص کو اپنی طرف سے حج کرنے کا خود حکم کرنا اور اگر مر گیا ہو اور حج کرانے کی وصیت کر گیا ہو تو وصی یا وارث کا حکم کرنا شرط ہے۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

115

- 5- مصارف سفر میں حج کرانے والے کا روپیہ خرچ ہونا۔
 - 6- احرام کے وقت حکم کرنے والے یعنی آمر کی طرف سے حج کی نیت کرنا۔ زبان سے یہ کہنا کہ فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں افضل ہے ضروری نہیں۔ دل سے نیت کرنا کافی ہے۔
 - 7- آمر کے وطن سے حج کرنا اگر تہائی مال میں گنجائش ہو۔ ورنہ جس جگہ سے میقات سے پہلے ہو سکے وہاں سے کرا دیا جائے۔ اگر اتنا بھی نہ ہو تو وصیت باطل ہے۔
 - 8- آمر کی مخالفت نہ کرنا۔ اگر آمر نے حج افراد کا حکم کیا تھا اور مامور نے تمتع کیا تو مخالف ہوگا اور تاوان واجب ہوگا اور یہ حج مامور کا ہوگا۔
- تنبیہ:** اجرت پر حج کرنا کرانا جائز نہیں۔ اس لئے ایسے الفاظ سے حج کا حکم نہ کرے کہ جس سے اجارہ سمجھا جائے لیکن اگر کسی نے اجرت پر حج کیا تو حج آمر کا ہی ہوگا۔ مامور اجرت کا مستحق نہیں ہوگا بلکہ صرف خرچے کا مستحق ہوگا۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

116

- مسئلہ: ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو عالم باعمل اور مسائل سے خوب واقف ہو۔
- مسئلہ: ایسے شخص سے حج کرانا افضل ہے جو اپنے اوپر فرض حج پہلے کر چکا ہو لیکن اس کا اپنے حج سے فارغ ہونا ضروری اور شرط نہیں ہے۔
- مسئلہ: جس سال آمر نے حج کا حکم کیا اس سال نہیں کیا بلکہ دوسرے سال کیا تو آمر کا حج ہو جائے گا اور مامور پر تاوان واجب نہ ہوگا۔
- مسئلہ: مامور آمر کی اجازت سے تمتع بھی کر سکتا ہے۔ بعض علماء نے اس کو ناجائز کہا ہے لیکن آج کل افراد کرنے میں بہت دشواری ہوگی کیونکہ لوگوں میں مشقت کا تحمل بالکل نہیں ہے اور سفر کی تاریخ بھی اپنی مرضی سے طے نہیں کر سکتے۔ اس لئے جواز کے قول کے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔
- مسئلہ: تمتع کی صورت میں دم شکر خود مامور پر واجب ہوگا۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

117

- اگر آمر بخوشی دم شکر کی قیمت ادا کر دے تو جائز ہے۔ اس زمانہ میں عرفا آمر کی طرف سے تمتع اور دم شکر کی اجازت ثابت ہے اس لئے صریح اجازت ضروری نہیں۔ پھر بھی صریح اجازت حاصل کر لینا بہتر ہے۔
- مسئلہ: وارث اپنے مورث کی طرف سے یا اولاد اپنے والدین کی طرف سے ان کے مرنے کے بعد بلا اجازت و وصیت حج کرے تو جائز ہے۔

باب: 19

حج و عمرہ کرنے والوں کیلئے نماز کے مسائل

1- ہوائی جہاز میں نماز

عمرہ اور حج کے لئے جاتے ہوئے اکثر ہوائی جہاز میں نماز پڑھنے کا مسئلہ پیش آتا ہے۔ مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے امداد الفتاویٰ ص 395 ج 1 میں اس کو جانور پر نماز پڑھنے کے ساتھ ملحق سمجھا ہے اور اس کو جائز بتایا ہے۔ ان کی یہ بات قابل فہم ہے۔ لہذا نماز قضا کرنے کے بجائے وقت پر جہاز ہی میں نماز پڑھ لیں۔

اول تو جہاز میں کچھ پانی ہوتا ہے لہذا اعضاء کو کم از کم ایک دفعہ دھو کر وضو کیا جاسکتا ہے۔ لیکن چونکہ ہوائی جہاز میں پانی جلد ختم ہو

جاتا ہے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ساتھ کوئی پتلا سا پتھر رکھ لے اور ضرورت پڑنے پر اس پر ہاتھ پھیر کر تیمم کر لے۔

پھر جہاز میں کچھ جگہیں ایسی ہوتی ہیں جہاں آدمی کھڑے ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے اور چونکہ عام طور سے جھٹکے بھی نہیں لگتے لہذا کھڑے ہو کر نماز پڑھیں۔

جہاز کے عملہ سے قبلہ کا رخ معلوم کر کے قبلہ کی طرف رخ کرنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی نہ بتائے تو خود غور و فکر کر کے قبلہ کے رخ کا اندازہ کر کے اس طرف کو نماز پڑھیں۔

2- عورتوں کا مسجد حرام یا مسجد نبوی میں جا کر باجماعت نماز پڑھنا

مسجد حرام میں اور مسجد نبوی میں نماز کی جو فضیلت ہے وہ صرف حج و عمرہ کرنے والوں کے لئے نہیں ہے بلکہ مقامی اور غیر مقامی سب لوگوں کے لئے پورے سال میں ہے۔ خود رسول اللہ

ﷺ کے دور کے لوگوں کے لئے بھی تھی۔ لیکن اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد نبوی میں میرے ساتھ نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ حالانکہ آپ ﷺ کا زمانہ تو انتہائی نیکی اور پرہیزگاری کا تھا۔

پھر نبی ﷺ کے بعد جب حالات میں تغیر آیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ تغیر دیکھ کر فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ وہ (بے احتیاطیاں) دیکھ لیتے جو آپ کے بعد عورتوں نے ایجاد کر لی ہیں تو ان کو مسجد (میں حاضری) سے منع کر دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو (مسجد میں حاضری) سے منع کر دیا گیا تھا۔ (مسلم)

لہذا عورتیں مکہ مکرمہ میں ہوں یا مدینہ منورہ میں خاص نماز پڑھنے کے لئے نہ نکلیں۔ البتہ طواف یا سلام کے لئے جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو عورتوں کے مخصوص حصہ میں نماز پڑھ سکتی ہیں۔

3- عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑے ہو کر یا ان

سے آگے ہو کر باجماعت نماز پڑھنا

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں صف باندھنے میں مردوں اور عورتوں کے درمیان ترتیب واجب ہے لہذا عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مردوں سے پیچھے کھڑی ہوں اور اس کے لئے خود مردوں کو حکم ہے کہ وہ عورتوں کو پیچھے کریں۔

اس لئے عورتوں کو بھی چاہئے کہ وہ مسجد حرام کے اندر یا باہر صحن میں نماز پڑھتے ہوئے نہ مردوں کے ساتھ کھڑی ہوں اور نہ ان سے آگے کھڑی ہوں اور مردوں کو بھی چاہئے کہ اگر عورتیں ساتھ کھڑی ہونے لگیں تو ان کو زبان سے یا اشارہ سے منع کریں۔ اگر عورتیں پھر بھی نہ مانیں تو وہ جانیں اس سے کم از کم مردوں کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ لیکن اب حالات اتنے بدل گئے ہیں کہ بڑی اکثریت ان مسائل کو کچھ اہمیت ہی نہیں دیتی۔ علاوہ ازیں امام شافعی رحمہ اللہ جو کہ اہلسنت کے بڑے مجتہد اور امام ہیں ان کے

نزدیک بھی اگرچہ مردوں اور عورتوں کے کھڑے ہونے میں ترتیب واجب ہے لیکن عورت کے مردوں کے ساتھ کھڑے ہونے سے یا مردوں سے آگے کھڑے ہونے سے نہ عورت کی نماز ٹوٹتی ہے اور نہ مردوں کی نماز ٹوٹتی ہے۔

اس لئے ان کے مسائل پر چلنے والے اس معاملہ میں گنجائش سمجھتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ حج کے موقع پر اور عمرہ کے رش کے موقع پر ہم کو اگر صحن میں پیچھے نماز پڑھنے کو ملے تو یا تو عورتوں کے پیچھے نماز پڑھیں یا پھر جماعت کے ساتھ نہ پڑھیں۔ مسجد حرام کی جماعت کے ساتھ نماز کو چھوڑنا چونکہ بڑی محرومی ہے اس لئے ہم لوگ امام شافعی رحمہ اللہ کے قول کو لے کر عورتوں کے پیچھے ہی نماز پڑھ لیں اور نماز نہ ہونے کا اندیشہ نہ کریں۔ البتہ کوشش کریں کہ نماز کے لئے جلدی پہنچیں تاکہ صحیح جگہ پر نماز پڑھیں اور ہماری عورتوں کو بھی چاہئے کہ اگر ان کو عورتوں کے حصہ میں نماز نہ ملے تو وہ مسجد کے کسی اور حصہ میں یا صحن میں کھڑی نہ ہوں بلکہ یا تو پیچھے جا

کر یا اپنے کمرے میں جا کر نماز پڑھیں۔

4۔ رمضان میں تراویح کے بعد وتر جماعت کے ساتھ پڑھنا مسجد حرام اور مسجد نبوی دونوں میں امام عام طور سے تین و تردد سلام کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک تین و تراویح سلام کے ساتھ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اگر امام حنفی مقتدیوں کی رعایت کرتے ہوئے وتر کی دو رکعت پڑھ کر تشہد میں بیٹھیں اور پھر تیسری رکعت پر سلام پھیریں تو یہ سب سے اچھی بات ہے۔ ورنہ حنفی مقتدی امام کے پیچھے وتر کی جماعت نہ چھوڑیں اور وتر امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھیں۔ بعد میں اگر وہ وتر دہرائیں تو اچھی بات ہے لیکن لازمی نہیں۔

باب: 20

احصار

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی دشمن یا درندے یا مرض یا حکومتی پابندی کی وجہ سے حج یا عمرہ کے ارکان سے رک جانے کو احصار کہتے ہیں۔ جس شخص کو روکا جائے اس کو محصر کہتے ہیں۔

1- احصار کی چند وجوہات یہ ہیں:

i- بیماری وغیرہ

ii- دشمن یا مخالف حج و عمرہ کے لئے جانے سے روک دے

6ھ میں رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب عمرہ کے لئے احرام باندھ کر چلے لیکن مشرکین مکہ نے ان کو مقام حدیبیہ پر روک دیا اور مکہ مکرمہ میں داخل نہ ہونے دیا۔ پھر مسلمانوں اور مشرکوں

میں یہ طے پایا کہ مسلمان آئندہ سال آکر عمرہ کریں۔

2- جب کوئی شخص حج سے محصر ہو جائے تو یا تو احصار کے سبب کے زائل ہونے کا انتظار کرے اور اس کے بعد حج کرے اور اگر حج کا وقت نہ رہا ہو تو عمرہ کر کے حلال ہو اور حج اگلے سال کرے۔

3- اگر انتظار کرنا مشکل ہو اور جلد حلال ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ اگر اس نے صرف حج یا صرف عمرہ کا احرام باندھا ہے تو وہ حرم کی طرف جانے والے کسی شخص کو دم کی قیمت دے دے یا مکہ و حرم میں موجود کسی شخص کو فون کے ذریعہ سے کہہ دے کہ وہ اس کی طرف سے حرم میں قربانی کر دے اور قربانی کا وقت اور تاریخ طے کر لے۔ جب وہ وقت گزر جائے تو محصر صرف ذبح سے حلال ہو جائے گا۔ بال کتر والے یا منڈوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ حج کے احرام سے حلال ہونے کی صورت میں آئندہ سال قضا میں حج اور عمرہ کرے اور اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہوا تھا تو قضا میں صرف ایک عمرہ کرے۔

باب: 21

عمرہ کے کچھ مزید احکام

1- عمرہ واجب نہیں سنت ہے

2- عمرہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ یہ ان کے (مابین گناہوں کا) کفارہ ہیں۔

3- رمضان میں عمرہ کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت کو (جو اپنے شوہر کی وفات کے وجہ سے جتہ الوداع میں شریک نہ ہو سکیں) فرمایا کہ جب رمضان کا مہینہ آئے تو

تم اس میں عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کی فضیلت نفلی) حج کے برابر ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

- 4- نویں ذوالحجہ سے تیرہویں ذوالحجہ تک عمرہ کرنا جائز نہیں
- 5- مکہ مکرمہ والے اور جو باہر کے لوگ مکہ مکرمہ میں ہوں خواہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں ان کے لیے عمرہ کی میقات حل ہے جس کا ایک مقام تنعیم ہے اور دوسرا مقام بعرانہ ہے۔

باب: 22

شروع رمضان میں مکہ مکرمہ جانے والے یا آخر رمضان میں مکہ مکرمہ سے آنے والے کے لئے روزے کا حکم

- مکہ مکرمہ میں پاکستان سے ایک یا دو روز پہلے چاند دکھائی دیتا ہے۔
- 1- جو شخص رمضان شروع ہونے سے پہلے عمرہ کے لئے جائے پھر عمرہ کر کے رمضان میں عید سے پہلے پاکستان واپس آئے وہ اب پاکستان والوں کے مطابق روزے رکھے اور عید کرے خواہ اس کے کل اکتیس روزے ہی بن جائیں۔
- 2- جو شخص رمضان شروع ہونے کے بعد عمرہ کے لئے

پاکستان سے مکہ مکرمہ جائے اور وہاں رمضان کے روزے ایک دن پہلے شروع ہو چکے ہوں اور یہ شخص اگر عید کر کے واپس آئے تو یہ شخص مکہ مکرمہ والوں کے ساتھ عید کر لے اور بعد میں ایک روزے کی قضا کرے۔

- 3- جس شخص نے پورا رمضان سعودیہ میں گزارا اور عید کے دن وہ واپس پاکستان آیا جہاں آخری روزے کا دن ہو تو یہ شخص اگرچہ روزہ سے نہیں ہوگا لیکن اس کو اگر کوئی بہت مجبوری نہ ہو تو روزہ داروں کی طرح بغیر کھائے پئے دن گزارنا ہوگا۔
- 4- جو شخص رمضان شروع ہونے کے بعد سعودیہ گیا اور پھر عید ہونے سے پہلے پاکستان واپس آ گیا تو اس کے لئے کوئی خلاف معمول حکم نہیں ہے۔

مدینہ منورہ کی زیارت کے چند مسائل

مدینہ منورہ میں دوہتم بالشان مقام ہیں ایک تو رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک اور دوسرے مسجد نبوی۔ دونوں کا قصد کرنا شرعاً مطلوب و مقصود ہے لہذا حج یا عمرہ پر جانے والا مدینہ منورہ جاتے ہوئے اگر سفر میں ان دونوں کا قصد کرے تو یہ بھی درست ہے اور اگر تہا رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت کرے تو یہ بھی صحیح ہے۔

جب قبر مبارک کے سامنے کھڑے ہو تو دعا کس رخ پر کرے نبی ﷺ نے دفن کے بعد قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی ہے۔ لیکن خود رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر دعا کرتے ہوئے کس

طرف رخ کریں اس بارے میں کوئی واضح ہدایت موجود نہیں۔ اس لئے عمل میں اختلاف ہوا اور دونوں طرح درست ہے۔
i- رسول اللہ ﷺ نے جو دوسروں کی قبر پر کیا اسی کے مطابق آپ کی قبر مبارک پر کیا جائے اور صلاۃ و سلام پڑھنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی جائے۔

ii- امام مالک رحمہ اللہ نے اس پہلو کو سامنے رکھا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری دعاؤں کے لئے وسیلہ ہیں اور وسیلہ کو پیش نظر رکھا جاتا ہے اس لئے جب عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور نے پوچھا کہ میں قبلہ رخ ہو کر دعا کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رخ کیے رکھوں۔ امام مالک رحمہ اللہ نے جواب دیا کہ ”رسول اللہ ﷺ کی طرف ہی رخ کیے رکھیں کیونکہ وہ قیامت کے دن آپ کے اور آپ کے والد آدم علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ کے یہاں وسیلہ ہوں گے۔ البتہ اس صورت میں دعا کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔
مسئلہ: جس شخص پر حج فرض ہو اس کو حج سے پہلے زیارت کرنا

جائز ہے بشرطیکہ حج فوت ہونے کا خوف نہ ہو۔

مسئلہ: جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کیجئے تو زیارت کی نیت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں جانے کی نیت بھی کیجئے۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ پہلی مرتبہ تو صرف زیارت نبوی ﷺ کی نیت کیجئے۔
مسئلہ: شہر میں داخل ہو کر سب سے پہلے مسجد نبوی میں داخل ہونے کی کوشش کیجئے۔ اگر کوئی ضرورت ہو تو اس سے فارغ ہو کر فوراً مسجد میں آئیے اور زیارت کیجئے۔

ویسے تو جس دروازے سے چاہے داخل ہوں مگر باب جبرئیل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ اگر ممکن ہو تو منبر اور قبر شریف کے درمیان روضہ میں کھڑے ہو کر ورنہ جہاں جگہ ملے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھئے بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔ اگر فرض نماز کی جماعت ہو رہی ہو یا نماز کے قضا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پہلے فرض نماز پڑھئے۔ تحیۃ المسجد بھی اس میں ادا ہو جاتی ہے۔

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي
مَسْجِدِي أَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا تَفْوُتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ
مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النَّفَاقِ. (احمد)
حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ
ﷺ نے فرمایا جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں پڑھیں۔ اس
طرح سے کہ اس کی کوئی نماز فوت نہ ہوئی ہو تو اس کے لئے جہنم
سے چھٹکارے کا پروانہ اور عذاب سے چھٹکارے کا پروانہ اور نفاق
سے چھٹکارے کو لکھ دیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام پیش کرنا
نماز تحیۃ المسجد سے فارغ ہو کر نہایت ادب کے ساتھ مرتد
اطہر پر آئیے اور سر ہانے کی دیوار کے کونے میں جوستون ہے اس
سے دو گز کے فاصلہ پر کھڑے ہو جائیے اور قبلہ کی طرف پشت کر

کے ذرا بائیں طرف مائل ہو جائیں تاکہ روئے انور ﷺ کا مقابلہ
ہو جائے۔ ادھر ادھر مت دیکھئے۔ نظر نیچی رکھئے اور کوئی حرکت
خلاف ادب نہ کیجئے۔ زیادہ قریب بھی کھڑے نہ ہوں اور جالی کو
بھی نہ ہاتھ لگائیں نہ بوسہ دیں اور نہ سجدہ کریں اور یہ خیال کیجئے
کہ رسول اللہ ﷺ قبر شریف میں قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے آرام
فرما ہیں اور سلام و کلام کو سنتے ہیں اور عظمت و جلال کا لحاظ کرتے
ہوئے متوسط آواز سے سلام پڑھئے۔ زیادہ زور سے مت چیخیں اور
بالکل آہستہ بھی مت پڑھئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے السلام علیک ایہا النبی
و رَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ کہنا منقول ہے (مسند ابی حنیفہ)
لیکن اگر کوئی صرف السلام علیک یا رَسُولَ اللَّهِ ہی کہہ لے
تو یہ بھی کافی ہے۔

پھر ڈیڑھ فٹ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام کہئے
السلام علیک یا خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

پھر مزید ڈیڑھ فٹ ہٹ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر سلام کہئے السلام
علیک یا امیر المؤمنین عمر الفاروق۔ حضرت عبداللہ
بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی ان دونوں حضرات کو سلام کرنا ملتا ہے۔

السلام علیک یا ابا بکر رضی اللہ عنہ، السلام علیک یا
عمر رضی اللہ عنہ (فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ لا سماعیل بن
اسحاق الجہضمی)

قبر مبارک پر ہم جو صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں رسول اللہ ﷺ

اس کو سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى عِنْدَ
قَبْرِی سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَیْ مِنْ بَعْدِی اُبْلِغْتُهُ. (بیہقی
فی شعب الایمان).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی ﷺ نے فرمایا جو
میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سنتا ہوں اور جو مجھ

پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ مجھے (فرشتوں کے واسطہ سے) بتلا دیا جاتا ہے۔

یہ سننا مادی حواس پر موقوف نہیں ہے کیونکہ جو بھی صلاۃ و سلام پڑھے خواہ کتنا ہی چیخ کر پڑھے مادی اعتبار سے اس کی آواز قبر کے اندر نہیں جاسکتی جب کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کے گرد تو مضبوط دیوار بھی حائل ہے۔ لہذا یہ سننا اگرچہ جسم مبارک کے واسطہ سے ہوتا ہے لیکن یہ برزخی ہوتا ہے اور عام مادی ضابطوں کے ماوراء ہوتا ہے جس کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ قبر مبارک پر حاضری دینے والے کو جان لیتے ہیں کیونکہ بہت سی حدیثوں میں ذکر ہے کہ عام مسلمان تک کی قبر پر جب کوئی واقف آکر سلام کرتا ہے تو قبر والا اس کو پہچانتا ہے اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن

عباسؓ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جو کوئی بھی اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے جس کو وہ پہچانتا تھا اور اس کو سلام کرتا ہے تو قبر والا بھی اس کو پہچانتا ہے اور اس کو سلام کا جواب دیتا ہے۔

اس جیسی حدیثوں کی وجہ سے علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں لکھتے ہیں کہ شہداء بلکہ تمام مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کے لئے جب کوئی مسلمان جاتا ہے تو وہ اس کو پہچانتے ہیں اور اس کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ اور مسلمان تو رسول اللہ ﷺ کو پہچانتے ہی ہیں اور اس پہچان کے ساتھ آپ پر صلاۃ و سلام پڑھتے ہیں تو اس ضابطہ کے تحت آپ ﷺ بھی ان کو پہچان لیتے ہیں۔

باب: 24

آب زمزم

- 1- یہ جنت کے چشمہ کا پانی ہے
- 2- اس میں رسول اللہ ﷺ کے لعاب کی آمیزش ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ کے لعاب مبارک میں شفا ہے
- 3- آب زمزم مکمل غذا کا کام دیتا ہے
- 4- آب زمزم میں شفا ہے
- 5- آب زمزم پیتے وقت کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ آب

زمزم پیتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ رِزْقًا وَاسِعًا

وَشَفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ. (ابن ماجہ)
یا اللہ میں آپ سے نفع دینے والے علم اور فراخ روزی اور ہر
بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔
6- آب زمزم پینے کے مزید آداب
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جب تم زمزم پیو تو قبلہ رخ ہو
جاؤ اور بسم اللہ پڑھو اور تین سانس میں پیو اور کوکھ بھر کے پیو اور
جب اس کو پی کر فارغ ہو تو الحمد للہ کہو۔
7- زمزم کے کنویں پر کھڑے ہو کر زمزم پینا
حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے زمزم کے کنویں پر آ کر
کھڑے کھڑے زمزم پیا۔ سب محدثین نے اس کو طواف زیارت
کے بعد کا واقعہ قرار دیا ہے۔ بظاہر زمزم کے کنویں کے پاس پانی یا
کچڑ ہونے کی وجہ سے بیٹھنے کی مناسب جگہ نہ ہونے کے عذر سے
آپ ﷺ نے زمزم کھڑے کھڑے پیا۔ بغیر عذر کے کھڑے ہو کر
کسی طرح کے مشروب کو پینے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے بلکہ

ایک نے کھڑے ہو کر پانی پیا تو اس کو قے کرنے کا حکم دیا۔
بعض حضرات نے زمزم کھڑے ہو کر پینے کو مستحب کہا ہے
لیکن یہ قول کرنا مشکل ہے۔ زیادہ سے زیادہ عدم کراہت اور جواز
کا قول ہو سکتا ہے اس وجہ سے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمزم کو کھڑے
کھڑے پینے میں بیان جواز سمجھا جائے۔
لہذا کھڑے ہو کر زمزم پینے کو سنت نہ سمجھا جائے۔ اصل سنت
بیٹھ کر ہی پینا ہے کیونکہ آپ ﷺ سے دیگر مواقع پر زمزم کھڑے ہو
کر پینے کے بارے میں کوئی قولی یا فعلی تصریح نہیں ملتی لہذا زمزم کا
پینا بھی مشروب کے عام ضابطہ میں داخل ہوگا۔
تنبیہ: اگر کوئی کھڑے ہو کر پینے خواہ زمزم کے کنویں کے
پاس یا کسی بھی اور جگہ پر تو چونکہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کو بیان جواز
پر بھی محمول کیا گیا ہے لہذا اس کو تکمیل نہ کی جائے گی۔
8- واپسی میں اپنے ساتھ زمزم لے جانا
9- زمزم منگوانا

فتح مکہ سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن عمرو کو مدینہ منورہ
سے لکھا کہ تمہیں میرا خط رات کو ملے تو صبح کا انتظار نہ کرنا اور دن
میں ملے تو شام نہ کرنا بلکہ فوراً مجھے آب زمزم بھیجوا دینا۔

قابل ذکر مقامات

مکہ مکرمہ کے قابل ذکر مقامات

1- جنت المعلیٰ

یہ مکہ مکرمہ کا قبرستان ہے۔

2- جبل ثور

ہجرت کے وقت رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پہاڑ میں تین راتیں ٹھہرے تھے۔ اس کی چوٹی کے پاس غار ہے۔

3- غار حرا

مکہ مکرمہ سے منی جاتے ہوئے بائیں طرف پڑتا ہے۔ نبوت

سے پیشتر رسول اللہ ﷺ اس غار میں جا کر عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی جگہ سب سے اول وحی نازل ہوئی تھی۔

4- مسجد الرایہ

رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ فتح مکہ کے دن اپنا جھنڈا نصب فرمایا تھا۔

5- مسجد جن

اس جگہ جنات نے حاضر ہو کر نبی ﷺ سے قرآن سنا تھا۔

6- مسجد عائشہ

یہ تنعیم میں ہے جس جگہ لوگ عمرہ کا احرام باندھتے ہیں۔

7- مسجد خیف

یہ منیٰ کی مسجد ہے۔

8- مسجد نمرہ

یہ عرفات کے کنارے پر واقع ہے۔

9- مسجد مشعر الحرام

یہ مزدلفہ کی مسجد ہے۔

مدینہ منورہ کے چند قابل ذکر مقامات

جنت البقیع

یہ مدینہ منورہ کا وہ قبرستان ہے جہاں خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی تمام صاحبزادیاں رضی اللہ عنہن، آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ، آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ، نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور دیگر ہزار ہا صحابہ کرام و تابعین عظام مدفون ہیں، علاوہ ازیں اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی سوائے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا و حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے سب یہیں آرام فرما ہیں۔

جبل احد

یہ مدینہ منورہ کا وہ مقدس پہاڑ ہے جس کے بارے میں رسول

مختصر مسنون حج و عمرہ

145

اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. (بخاری)

”یہ وہ پہاڑ ہے جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔“

شہداء اُحد

جبل اُحد کے دامن میں غزوہ اُحد ہوا تھا جس میں تقریباً ستر صحابہ کرام شہید ہوئے اور وہیں دفن کئے گئے، ان میں سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِي الشَّهْدَاءَ بِأُحْدٍ عَلَى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ.

(ابن ابی شیبہ)

نبی ﷺ ہر سال کے شروع میں اُحد کے شہداء کی زیارت کے لئے جاتے تھے اور کہتے تھے۔ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کی وجہ سے اور کیا یہی اچھا ہے دار آخرت۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

146

مسجد قبا

مسجد نبوی سے جنوب کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر یہ مبارک مسجد واقع ہے جس کی تعمیر میں رسول اللہ ﷺ نے بذات خود شرکت فرمائی تھی، رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد تعمیر ہونے والی یہ سب سے پہلی مسجد ہے اور مسجد حرام، مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ کے بعد یہ دنیا کی سب سے افضل مسجد ہے۔ اس میں دو نفل پڑھنے کا ثواب ایک عمرہ کے برابر ہے، یہاں ہفتہ کے دن جانا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ رَاكِبًا وَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ. (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی ﷺ ہر ہفتہ کے دن سوار ہو کر مسجد قبا جاتے تھے اور اس میں دو رکعت پڑھتے تھے۔

مسجد نبوی کے ستون

مسجد نبوی میں بہت سے ستون ہیں، عربی میں ستون کو

مختصر مسنون حج و عمرہ

147

”أُسْطُوَانُهُ“ کہا جاتا ہے، ان میں سے بعض ستونوں کے ساتھ عہد رسالت کے کچھ خاص واقعات متعلق ہیں، ان خاص مبارک ستونوں کا مختصر تعارف یہ ہے۔

1- أُسْطُوَانَةُ حَنَانِه (رونے والا ستون)

اس جگہ کھجور کا وہ تنا تھا جو اس وقت ستون کے طور پر استعمال ہوتا تھا، منبر بننے سے پہلے اس تنے کے پاس کھڑے ہو کر رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے، جب لکڑی کا منبر تیار ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لئے اس پر تشریف فرما ہوئے اور اس تنے کے پاس کھڑا ہونا چھوڑ دیا تو اس تنے میں سے بہت زور سے رونے کی آواز آئی یہ ستون محراب نبوی کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

2- أُسْطُوَانَةُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری مسجد میں اس ستون کے پاس ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ (وہاں نماز پڑھنے کے لئے) قرعہ اندازی کرنے لگیں۔“ اس

جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمائی تھی۔ اس لئے اس کو ستون عائشہ رضی اللہ عنہا کہتے ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما اس کے قریب نماز پڑھا کرتے تھے ایک حدیث میں ہے کہ اس جگہ دعا قبول ہوتی ہے۔

3- اسطوانہ سریر (چار پائی والا ستون)

”سریر“ تخت اور چار پائی کو کہتے ہیں، رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو کبھی رات میں اس جگہ آپ ﷺ کی چار پائی بچھا دی جاتی تھی اور وہاں آپ ﷺ آرام فرماتے تھے۔

5- اسطوانہ حرس (پہرے داری کا ستون)

اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر نماز پڑھا کرتے اور راتوں کو بیٹھ کر اسی جگہ رسول اللہ ﷺ کی پہرہ داری کیا کرتے تھے اس لئے اس کو اسطوانہ علی ﷺ بھی کہا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کے حجرہ سے جب تشریف لاتے تو اس جگہ سے گزرتے تھے۔

6- اسطوانہ وفود (آنے والے وفود کا ستون)

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرب کے وفود تعلیم و تربیت اور احکام شرعیہ سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے تو وہ اکثر اسی جگہ بٹھائے جاتے، آپ ﷺ اسی جگہ ان سے ملاقات فرماتے تھے، آجکل یہ ستون اور ستون حرس اور ستون سریر، تینوں روضہ اقدس کے گرد آدھے چالیوں کے اندر اور آدھے باہر ہیں۔

7- اسطوانہ تہجد

رسول اللہ ﷺ اکثر اس جگہ تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ یہ شمالی سمت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کی پشت پر واقع ہے، اگر کوئی اس کی طرف یعنی قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو تو اس کے بائیں طرف باب جبریل ہوگا، مگر یہ جگہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسجد میں شامل نہیں تھی، بعد میں شامل کی گئی۔ اب یہ ستون باقی نہیں رہا، وہاں ایک محراب بنا دی گئی ہے۔

8- اسطوانہ جبرئیل

یہ حضرت جبرئیل کے آنے کی خاص جگہ تھی۔ لیکن یہ ستون روضہ اقدس کی تعمیر کے اندر آ گیا ہے اس لئے باہر سے اس کی زیارت نہیں ہو سکتی۔

ان آٹھ ستونوں پر عربی میں ان کے نام بھی تحریر ہیں۔

روضة من رياض الجنة

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ. (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے۔

صفہ (چبوترہ)

شروع اسلام میں مسجد نبوی ﷺ سے متصل ایک سایہ دار چبوترہ بنا دیا گیا تھا اس میں وہ مہاجرین صحابہ کرام ؓ قیام پذیر

ہوتے تھے جو مکہ مکرمہ اور دیگر علاقوں سے دین متین سیکھنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آ پڑتے تھے۔ یہ حضرات نہ کاروبار کرتے تھے، نہ مدینہ میں ان کے پاس گھر تھا نہ اہل و عیال، صرف علم دین سیکھنا ان کا مشغلہ تھا، ان میں سب سے زیادہ مشہور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اب یہ چبوترہ مسجد کے اندر آ گیا ہے، باب جبرئیل سے جب داخل ہوں تو داخل ہوتے ہی دائیں جانب یہ چبوترہ واقع ہے۔

مدینہ منورہ کی خاص خاص مسجدیں مساجد خندق

غزوہ احزاب کے موقع پر جس جگہ خندق کھودی گئی تھی وہاں چند مسجدیں بنی ہوئی ہیں ان میں سے ایک مسجد کو مسجد احزاب اور مسجد فتح کہتے ہیں اس جگہ رسول اکرم ﷺ نے تین روز دعا کی تھی، اللہ پاک نے دعا قبول فرمائی اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ اس

کے گرد اور بھی کئی مسجدیں صحابہ رضی اللہ عنہم کے نام سے بنی ہوئی ہیں۔

مسجد قبلتین (دو قبلہ والی مسجد)

یہ مسجد مدینہ منورہ میں وادی عقیق کے قریب ہے اس میں ایک محراب بیت المقدس کی طرف ہے اور دوسری کعبہ کی جانب ہے، چونکہ قبلہ تبدیل ہونے کا واقعہ نماز کے درمیان اس مسجد میں ہوا تھا، اسی لئے اس کو مسجد قبلتین کہتے ہیں۔

مسجد بنی ظفر

اسے ”مسجد بغلہ“ بھی کہتے ہیں، یہ مسجد جنت البقیع کے مشرق کی جانب واقع ہے یہاں قبیلہ بنی ظفر رہتا تھا ایک بار یہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے فرمان پر آپ ﷺ کو سورہ نساء سنائی تھی۔ مسجد کے قریب آپ کے حجر کے سم کا نشان تھا اس لئے اس کو مسجد بغلہ بھی کہتے ہیں۔

مسجد الاجابہ

یہ مسجد جنت البقیع سے شمالی جانب ہے ایک مرتبہ یہاں رسول اللہ ﷺ نے دو رکعت نفل پڑھ کر تین دعائیں فرمائیں تھیں جن میں سے دو قبول ہوئیں، اس لئے اس کو مسجد الاجابہ (دعا قبول ہونے کی مسجد) کہتے ہیں۔

مسجد جمعہ

ہجرت کے بعد سب سے پہلے چند روز رسول اللہ ﷺ نے قبا میں قیام فرمایا پھر جمعہ کے دن مدینہ کے لئے روانہ ہوئے راستے میں بنو سالم کا قبیلہ آباد تھا یہاں پہنچے تو نماز کا وقت ہو چکا تھا آپ ﷺ نے یہیں جمعہ کا خطبہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ یہ مدینہ منورہ میں سب سے پہلی جمعہ کی نماز تھی جو آپ ﷺ نے یہاں پڑھی۔

مسجد غمامہ

یہ مسجد نبوی ﷺ کی مغربی جانب میں ہے۔ رسول اللہ

یہاں کھلی جگہ عیدین کی نماز پڑھایا کرتے تھے بعد میں یہ مسجد بنا دی گئی اس لئے اس کو مسجد مصلیٰ بھی کہتے ہیں کیونکہ عربی میں مصلیٰ عید گاہ کو کہا جاتا ہے۔

مسجد سقیا

مکہ معظمہ سے جو لوگ مدینہ منورہ آتے ہیں ان کو سب سے پہلے اسی مسجد کی زیارت ہوتی ہے یہ مسجد بہت چھوٹی ہے، یہاں ایک کنواں ہے جس کا نام سقیا ہے اسی لئے مسجد کا نام بھی سقیا ہے۔ یہاں رسول اللہ ﷺ نے جنگ بدر کے لشکر کا معائنہ کیا تھا اور نماز ادا فرمائی تھی اور اہل مدینہ کے لئے برکت کی دعا فرمائی تھی۔

مسجد ذباب

مدینہ منورہ سے ملک شام کی طرف جاتے ہوئے داہنے ہاتھ کو یہ مسجد ایک اونچے پہاڑ پر واقع ہے جس کو ذباب کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز ادا فرمائی ہے، اور غزوہ تبوک کے

موقع پر یہاں آپ ﷺ کا خیمہ بھی نصب ہوا تھا۔ اب اس کو مسجد راۓ کہا جاتا ہے۔

مسجد بنی حرام

مسجد خندق کو جاتے ہوئے داہنی جانب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہاں نماز پڑھی ہے۔ اس کے قریب ایک غار ہے جسے ”کہف بنی حرام“ کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ پر وحی نازل ہوئی تھی اور غزوہ خندق کے دنوں میں آپ ﷺ رات کو اسی غار میں آرام فرماتے تھے۔

مسجد ابی

یہ مسجد جنت البقیع کے متصل ہے، اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، حضور ﷺ یہاں بسا اوقات تشریف لاتے اور نماز پڑھتے تھے۔

مدینہ طیبہ کے خاص بابرکت کنویں

بیرار لیس

یہ کنواں مسجد قبا کے قریب تھا، اس کا پانی بہت ہی میٹھا اور لطیف تھا، ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ یہاں تشریف لائے اور کنویں کی منڈیر پر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ ان کے برابر پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے، ان حضرات کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے چونکہ اب کنویں کی منڈیر پر اس طرف جگہ باقی نہ رہی تھی اس لئے وہ سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے اس موقع پر آپ ﷺ نے ان تینوں کو جنتی ہونے کی خوشخبری دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کنویں کا پانی نوش فرمایا ہے، اس سے وضو کیا ہے، اور اپنا لعاب مبارک بھی ڈالا ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ کی برکت سے اس کنویں کا پانی بہت ہی

شیریں ہو گیا ورنہ اس سے پہلے اتنا شیریں نہ تھا، اس کنویں کو بیر خاتم بھی کہتے ہیں کیونکہ حضرت عثمان ؓ کے زمانہ خلافت میں ان سے رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی (خاتم) اس کنویں میں گر گئی تھی اور باوجود تلاش کے نہیں ملی اب حال میں یہ کنواں بھی بے نشان ہو گیا ہے۔

بیرحاء

یہ کنواں مسجد نبوی ﷺ کے شمال میں باب مجیدی کے سامنے ہے، یہاں حضرت ابوطالب انصاری ؓ کا باغ تھا۔ رسول اللہ ﷺ اکثر یہاں تشریف لاتے اور اس کے درختوں کے سایہ میں جلوہ افروز ہوتے اور کنویں کا پانی نوش فرماتے تھے، حضرت ابوطالب ؓ کو اپنے تمام مال و جائیداد میں یہ کنواں سب سے زیادہ محبوب تھا جو انہوں نے اپنے رشتہ داروں پر صدقہ کر دیا تھا۔ آج کل یہ کنواں ایک مکان کے گوشہ میں آ گیا ہے۔

بیر بضاعہ

یہ کنواں سید الشہداء حضرت حمزہ ؓ کی قبر کی زیارت کو جاتے ہوئے دائیں ہاتھ پر پڑتا ہے، اس کنویں میں رسول اکرم ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور خیر و برکت کی دعا فرمائی، اس زمانہ میں جب کوئی بیمار ہوتا تو اس کے پانی سے اس کو نہلایا جاتا، اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کی برکت سے اس کو شفا عطا فرمادیتے تھے۔ اب یہ کنواں بھی ایک مکان کے اندر آ گیا ہے۔

بیر غرس

یہ کنواں مسجد قبا سے شمال مشرق میں تقریباً نصف میل کے فاصلے پر واقع ہے رسول اکرم ﷺ نے اس کنویں کے پانی سے وضو فرمایا اور بچا ہوا پانی اسی میں ڈال دیا اور اپنا لعاب مبارک اور کچھ شہد بھی اس میں ڈالا اور آپ ﷺ کا اس کنویں سے پانی پینا بھی ثابت ہے۔

بیر بصہ

یہ کنواں جنت البقیع کے قریب ہے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے مکان پر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا ”تمہارے پاس کچھ پیری کے پتے ہیں؟ تاکہ اس سے اپنا سر دھو لوں؟ کیونکہ آج جمعہ کا دن ہے“۔ میں نے عرض کیا ”جی ہاں یا رسول اللہ موجود ہیں“۔ چنانچہ میں پیری کے پتے لے آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک دھویا اور مستعمل پانی کنویں میں ڈال دیا۔ اس کنویں میں سیڑھیاں بھی ہیں اور اس کا پانی بہت قریب ہے۔

بیر رومہ

یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمال میں وادی حقیق میں ہے اس کنویں کا پانی نہایت لطیف اور شیریں تھا۔ اس کا مالک ایک

مختصر مسنون حج و عمرہ

160

یہودی تھا جو اس کا پانی بیچا کرتا تھا، مسلمانوں کو پانی کی بہت تکلیف تھی، رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس کے خرید لینے کی ترغیب دی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس یہودی سے آدھا کنواں بارہ ہزار درہم میں خرید لیا لیکن جب اس یہودی نے دیکھا کہ اب اس کے پانی سے اسے نفع حاصل کرنا دشوار ہو گیا ہے تو اس نے بقیہ کنواں بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آٹھ ہزار درہم میں فروخت کر دیا پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے پورا کنواں وقف کر دیا۔

بیر عہن

یہ کنواں مسجد قبا کے مشرق جانب عوالی مدینہ منورہ میں واقع ہے۔ اس کے پانی سے بھی رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور نماز ادا فرمائی۔

مختصر مسنون حج و عمرہ

161

التماس دعا

قارئین: ہمارے پیارے بیٹے

محمد شکیل ارشاد مرحوم

کی مغفرت کے لیے دعا کر دیں

میرے لیے اور میرے اہل و عیال

کے لیے صحت و تندرستی کی دعا کیجئے

متمنی دعا

حافظ محمد ارشاد رابطہ: 0300-4447777

یہ کتاب مفت حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں

حافظ برادرز 35 عالمگیر مارکیٹ شاہ عالم لاہور فون: 37659172

مختصر مسنون حج و عمرہ

162

دارالافتاء: 042-37415559-042-37414005

0300-4275177-0333-4400857

0321-4374616

ifta4u@yahoo.com

www.askfatwa.com

جامعہ دارالتقویٰ جامع مسجد الہلال چوہدری پارک لاہور